REGD No P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

ایڈیٹر ۔ محمد حفیظ بقاپوری
نائب ۔ فیض احمد گجراتی

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ قادیان

جلد ۱۲ ‏— شمارہ ۳۷

شرح چندہ: سالانہ -/۷ روپے، ششماہی -/۴، ممالک غیر -/۸، فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۱۹ ستمبر ۱۹۶۳ء | ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ | ۱۹ تبوک ۱۳۴۲ ہش

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ستمبر (بوقت ۸ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل شام حضور کو ضعف اور بے چینی رہی اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۷ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ پاکستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

(ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام

احباب جماعت کے نام

ہماری جماعت کے قیام کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ ہم اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائیں

اشاعت اسلام کا فریضہ اس شان سے ادا کرو کہ دنیا کے کونے کونے سے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آوازیں آنے لگیں

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ لوگوں کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ ہماری جماعت کے قیام کا حقیقی مقصد صرف یہی ہے کہ ہم اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت دنیا کے کونے کونے میں قائم کر دیں مگر میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک جماعت نے اس بارہ میں اپنے فرض کو صحیح طور پر محسوس نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ (بعض جگہ) عیسائیت نے اسلام کے خلاف اپنے حملہ کو تیز تر کر دیا ہے اور وہ لوگ اس کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں لیکن مسلمان کہلانے والے جن کے نبیؐ کی زبان پر خدا تعالیٰ نے یہ الفاظ جاری کئے تھے یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر۔ تم سب سے بہترین اُمت ہو جن کو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کو دنیا میں پھیلاتے اور بدی سے لوگوں کو باز رکھتے ہو۔ وہ سستی اور غفلت کا شکار ہو رہے ہیں لیکن دوسروں کا کیا گلہ! اگر آپ لوگ ہی اپنے فرض کو صحیح رنگ میں ادا کرتے تو میں سمجھتا ہوں آج دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے کہیں نظر نہ آتے بلکہ ساری دنیا پر اسلام کی حکومت ہوتی اور تمام دل نگینِ محمدؐ سے منقش ہوتے اور بجائے گالیوں کے اس مقدس انسان پر درود اور سلام بھیجا جاتا۔ اب بھی وقت ہے کہ اپنی پچھلی سستی کا کفارہ ادا کرو۔ اپنی غفلتوں کو ترک کرو اور اُس دروازہ کی طرف دوڑو جس کے سوا تمہارے لئے کہیں پناہ نہیں اور ایک پختہ عہد اور نہ ٹوٹنے والا اقرار اس بات کا کرو کہ تم اپنے مال اور اپنی جانیں اور اپنی ہر ایک چیز اشاعت اسلام کے لئے قربان کرنے کو تیار رہو گے اور اس مقدس فرض کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دو گے یہی وہ سچا اور حقیقی جواب ہے جو غیر مسلموں کے مقابلہ میں ہماری طرف سے دیا جا سکتا ہے۔

یہ امر یاد رکھو کہ ہماری عزت ہمارے اعلیٰ درجہ کے مکانوں اور بڑی بڑی جائدادوں میں نہیں ہے یہ لباس تو چوڑھے اور چمار بھی پہن لیتے اور بڑی بڑی جائدادیں اوپر پیدا کر لیتے ہیں۔ ہماری عزت اسی میں ہے کہ ہم اپنی زندگیاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق بنائیں۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے نامی آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ — پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اور رات دن آپ کے پیغام کی اشاعت کریں تاکہ ہماری شکلوں کو دیکھ کر ہی لوگ پکار اُٹھیں کہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں اور ان کی موجودگی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے دشمن اس لئے حملہ کرتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ابتر خیال کرتا ہے۔ . . . . لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کروڑوں بیٹے دنیا میں موجود ہیں اور اگر اسے معلوم ہو کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ساری جان اور اپنے سارے دل سے پیار کرتے ہیں۔ اور ہمارے جسم کا ذرّہ ذرّہ اس پاکباز کے سر دار کی جوتیوں کی خاک پر بھی فدا ہے تو پھر اس کی کیا طاقت ہے کہ وہ آپ پر حملہ کر سکے۔

پس تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو اور اسلام کی اشاعت پر زور دو تاکہ وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہتے ہیں وہ آپ پر درود اور سلام بھیجنے لگیں۔ مکہ کے لوگوں کی گالیاں آخر کس طرح دور ہوئیں۔ اسی طرح کہ وہ اسلام کو قبول کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے پس اب بھی یہی علاج ہے اور یہی وہ تدبیر ہے جس سے ہر شریف الطبع انسان اسلام کی خوبیوں کا قائل ہو جائے گا۔ اور ہر شریر الطبع انسان مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر مرعوب ہو جائے گا۔

میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتوں کے امراء اور سیکرٹریان اس تحریک کے پہنچتے ہی اپنے اپنے علاقہ کے احمدیوں کو پوری طرح اس میں حصہ لینے کی تلقین کریں گے۔ اور صدر انجمن احمدیہ اس کی نگرانی اور انتظام کرے گی اور ان سب سے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے اپنے اوقات وقف کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ ہر احمدی کو سال میں کم از کم ایک ہفتہ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ بے شک اس کے لئے ایک لمبی قربانی سے کام لینا پڑے گا۔ لیکن یہی قربانیوں کی رات ہے جو ایک نئی خوشی کا دن اُن پر چڑھائے گی اور دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پھر زندگی کا سانس لینے لگ جائے گی کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی لئے آئے ہیں کہ وہ دنیا کو زندہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آسمان سے اُن کے حق میں گواہی دیتا ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اے مومنو! اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہو جب کہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بُلاتا ہے۔ پس دنیا کی زندگی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو قبول کرنے میں ہے اور ہمارا فرض ہے کہ احیاء دین اور اشاعتِ اسلام کے کام کو اس زور سے اختیار کریں کہ دنیا کے کونہ کونہ سے

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

کی آوازیں آنے لگیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو *

* اس امر کی سچی توفیق عطا فرمائے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اُونچا لہراتا رہے۔ والسلام

خاکسار:-

مرزا محمود احمد

۸ر ستمبر ۱۹۶۳ء

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی احباب جماعت کو

ایک زرّیں نصیحت

ترقی کرنے والی جماعتیں کسی کی وفات پر کوئی خلاء نہیں پیدا ہونے دیتیں

۱۹۵۹ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے محترم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر ایک ایسا مضمون رقم فرمایا تھا کہ اس وقت جبکہ حضرت میاں صاحب کی وفات پر احباب جماعت کہیں زیادہ صدمہ محسوس کر رہے ہیں۔ آپؓ کے اسی مضمون کا حسب ذیل حصہ بلحاظ نفس احباب کی دلی تربیت اور روحانی بصیرت کا ایک لطیف رنگ رکھتا ہے۔ آپ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"یہ زندگی عارضی ہے اور ہر انسان نے بہرحال جلد یا بدیر مرنا ہے مگر ترقی کرنے والی جماعتوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ جب ان میں سے کوئی فرد وفات پاتا ہے تو وہ اس کی وفات کی وجہ سے جماعت میں کسی قسم کا خلا نہیں پیدا ہونے دیتے بلکہ اگر ایک شخص مرتا ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے رنام کی جگہ نہیں بلکہ حقیقی قائمقامی کیلئے) دس کام کے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جماعت کا اس موقعہ پر اوّلین فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے مقام میں ہرگز کمی نہ آنے دیں۔ جس پر وہ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہنچ چکی ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ دینی جماعتوں کی ترقی کی بنیاد ایمان اور عمل صالح کے بعد اصولاً چار باتوں پر ہوتی ہے یعنی اول اخلاص دوسرے قربانی تیسرے تنظیم اور چوتھے اتحاد۔ جماعتوں کی زندگی میں سکون بالکل نہیں ہوا کرتا بلکہ یا تو وہ ترقی کرتی ہیں اور یا گر جاتی ہیں۔ جو جماعت ان چار باتوں میں ترقی نہیں کرتی وہ سمجھے کہ وہ خواہ محسوس کرے یا نہ کرے وہ یقیناً گر رہی ہے اور اگر خدا نخواستہ وہ نہ سنبھلی تو اس کا تنزل عنقریب نمایاں ہو کر ظاہر ہو جائے گا جس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

ایک اور بات جو جماعت کو یاد رکھنی چاہیئے وہ مستورات اور اولاد سے تعلق رکھتی ہے اگر کوئی جماعت اپنی مستورات کی تربیت کا خیال نہیں رکھتی اور نہ اپنی آئندہ نسل کی تربیت سے غافل ہے۔ تو وہ جان لے کہ وہ خود اپنی موت کو قریب لا رہی ہے جو اسے اگلی نسل میں آدبوچے گی پس میری نصیحت یہی ہے کہ دوست جماعتی ترقی کی اس چار دیواری کو مضبوطی کے ساتھ برقرار رکھیں۔ اخلاص اور قربانی اور تنظیم اور اتحاد کے اعلیٰ مقام پر قائم رہیں اور پھر اپنی ترقی کو دائمی بنانے کے لئے اگلی نسل کی فکر بھی کریں جس کے لئے مستورات اور نوجوانوں کی تنظیم اور تربیت کی طرف خاص توجہ ضروری ہے۔ بلکہ مستورات کی تربیت کا تعلق تو صرف اگلی نسل کے ساتھ ہی نہیں بلکہ موجودہ نسل کے آدھے دھڑ کے ساتھ بھی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ احباب کے ساتھ ہو اور ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔"

میرے منجھلے بھائی

"تمہیں کہتا ہے مُردہ کون تم زندوں سے زندہ ہو
تمہاری خوبیاں قائم تمہاری نیکیاں باقی"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے قلم سے

وہ تو سال بھر سے کہہ رہے تھے کہ میں جا رہا ہوں مگر دل ہمارے بھلا کب مانتے تھے۔ اکثر میں نے کہا منجھلے بھائی! حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے تھے خواب کا آجانا بہتر نشانی ہے کہ دعا و صدقات سے بلا ٹل جاتی ہے۔ ناگہانی مصیبت سے خدا محفوظ رکھے جس میں دعا کی توفیق نہیں مل سکتی۔ بڑی معصومیت سے "اچھا" کہہ دیتے مگر پھر جب بلو وہی اشارے رخصت کے وہی ذکر۔

مگر وقت آچکا تھا لقا پر مبرم تھی چودھویں کا چاند اُبھر رہا تھا کہ ہمارے گھر کا چاند "قمر الانبیاء" بعد غروب آفتاب اس دُنیائے فانی سے غروب ہو کر اپنے بھیجنے والے اپنے مالکِ حقیقی کی آغوشِ رحمت میں طلوع ہو گیا اور ہم تکتے رہ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چھوٹے بھائی کا صدمہ ابھی تازہ تھا ابھی وہ زخم ہی بھرے نہ تھے کہ یہ ایک کاری تیر اور میرے دل پر لگا۔ ہم نے بھی آگے پیچھے اب یہیں جانا ہے جہاں وہ گئے۔ مگر دردِ جدائی کا احساس خون کا جوش دل کی جلن ایک قدرتی امر اور تقاضائے بشریت ہے۔ زبان سے اُف نہ نکلے مگر دل کا کیا کیا جائے؟ چھوٹے بھائی کا صدمہ کم نہ تھا۔ بلکہ میری ایک بات کو سمجھنے والے سمجھ سکیں گے کہ ایک صورت سے اُن کا غم ایک دردناک حسرت اور رحم اور دُکھ کا زیادہ اثر چھوڑ گیا وہ بھی کبھی نادر چیز تھے مگر نہ انہوں نے اپنی قدر پہچانی نہ اپنا خیال رکھا نہ بعض حالاتِ ناگزیر کی وجہ سے ان کا خیال اتنا رکھا جا سکا۔ ان وجوہ سے ان کے لئے اب تک دل میں دُکھ رہتا ہے حسرت رہتی ہے مگر گو منجھلے بھائی کا صدمہ چوٹ پر چوٹ ہونے کی وجہ سے محسوس اُس سے بھی بڑھ کر ہوا اور سب خاندان کیلئے جماعت کیلئے۔ چونکہ ان کا وجود رحمت تھا تو اس سبب سے یہ سانحہ مزید غم و فکر کا موجب ہے تاہم جہاں ایک آہ پُر درد کے ساتھ قلب کی گہرائیوں سے اپنے مولا کے حضور دل و زبان سے نکلتا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ساتھ ہی اس میرے پیارے بھائی میری اماں جان رضؓ کے "بشریٰ" (انکو حضرت اماں جان اب تک پیار سے بشریٰ کہہ کر اکثر پکارتی تھیں)، کی کامیاب زندگی خدماتِ دینی اور بڑے بھائی کے حقیقی معنوں میں قوتِ بازو بن کر رہنے تمام جماعت کے لئے مشعلِ راہ بننے دلوں کی تسکین ثابت ہونے اور اپنی شان آب و تاب سے دکھلا کر رخصت ہونے پر اس غم میں بھی بے اختیار دل کہتا ہے اور بے حد جذبہ شکر و امتنان سے کہتا ہے کہ الحمد للہ الحمد للہ میرے بھائی نے ناکام زندگی نہیں پائی جیسا ہونا چاہیئے تھا جیسی مرادِ حضرت مسیح موعودؑ کی تھی ویسی ہی حیاتِ مفید و مبارک گزار کر انجام بخیر پایا۔ یا اللہ اپنی آغوشِ رحمت میں میرے حبیبؐ میرے آقا کے قدموں میں بے حساب لے جانا میرے بھائی کو۔ آمین۔

مَیں نے کچھ سال گذرے خواب دیکھا تھا کہ میرا بھائی مبارک احمد مرحوم بیمار ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوا و علاج کوشش اور دعا میں بے حد توجہ سے مشغول ہیں۔ اس کے پلنگ کے ہی گرد اسی سلسلہ میں پھر رہے ہیں۔ مگر اس کا انتقال ہو گیا۔ مَیں دروازے پر کھڑی ہوں بہت گھبراہٹ کی حالت میں۔ جب مبارک احمد کی وفات ہو گئی تو آپ دروازہ کھول کر میرے پاس آئے اور بڑی بشاشت اور پُر اثر آواز میں فرمایا۔ کہ "مومن کا کام ہے کہ دوا علاج کوشش ہر طرح کی اور دعائیں آخر وقت تک لگا رہے۔ مگر جب خدا تعالےٰ کی تقدیر وارد ہو جائے تو پھر اس کی رضا پر راضی ہو جاتے"۔ یہی الفاظ تھے اور وہ عجب نظارہ تھا جو میں نے دیکھا اور دل پر نقش ہو گیا۔ مَیں اپنی سمجھ کے مطابق اب سوچتی ہوں کہ یہ منجھلے بھائی صاحب کے لئے ہی خواب تھا کیونکہ میرے چھوٹے بھائی کے لئے تو کچھ بھی نہ ہو سکا تھا۔ میرے منجھلے بھائی کے لئے آخر وقت تک ہر ممکن کوشش کی گئی نہ علاج میں کمی رہی نہ صدقات میں، نہ دعاؤں میں ؎

کونسی کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا
ہم نے کیا کیا نہ کیا تیرے سنبھلنے کے لئے

مگر آسمان پر فیصلہ ہو چکا تھا اور ـــ اس وقت خدا تعالےٰ کی تقدیر نے وارد ہی ہونا تھا ہم راضی برضا ہیں مگر غمگین ضرور ہیں۔ میرے خدا ہمیں معاف کر دینا یہ پیار و محبت ہی دلوں کو تڑپنے پر توڑ ڈالا ہے۔

ایک بات تو ملا مذاور مزور کرنا چاہتی ہوں۔ میرے مخاطب محض احباب

جماعت نہیں بلکہ اپنی اولادیں سب عزیز سب صحابہؓ کی اولادیں بھی مخصوص ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے "انی مہین من اراد اہانتک" بیشک یہ آپ کی اہانت کرنے والے اعداء کے لئے خاص طور پر ہے اور بارہا پورا ہو چکا ہے۔ مگر میرے عزیز و میرے پیارو وشیانو! خدا تعالیٰ کا کلام بہت وسیع المعنی اور بہت جگہ حاوی ہونے والا ہوتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ نیک نمونے بنو ایسا نہ ہو کہ اتنا قرب پا کر اتنے عزیز و قریب ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے والوں اور صحابہؓ کا زمانہ پانے والے ہو کر اپنے کسی عمل کسی غلطی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک نام پر دھبہ لگانے والے اور دشمنوں کو استہزاء اور طعن و شماتت کا موقعہ دینے والے بن جاؤ۔ بے اعتباری کمزوریوں سے جو لوگ فائدہ اٹھا کر حضرت مسیح موعود کی شان میں توہین کے الفاظ کہنے والے ہوں گے صرف وہ نہیں پکڑے جائیں گے بلکہ خدانخواستہ خدا نہ کرے تم بھی پکڑے جاؤ گے جنہوں نے بدنمونہ دکھا کر آپ کی اہانت کروائی۔ اللہ تعالیٰ نے تو صاف کہہ رکھا ہے ؎

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس بچ بچ کے چلو بچ بچ کے چلو۔ ڈر ڈر کر قدم اٹھاؤ نیکی میں ترقی کرو۔ دنیا دیکھ لے اور سمجھ لے کہ یہ پھل جس درخت کے ہیں وہ کیسا نہ ہوگا۔ تم اللہ کے بن جاؤ۔ تم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہزار گنا ہو کر لگیں گی تم ایک قدم بڑھاؤ گے تو خدا تعالیٰ تمہاری جانب اپنی رحمت سے ہزار قدم بڑھائے گا۔

حضرت منجھلے بھائی کے جانے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو ہر ایک پُر کرنے کی کوشش کرے۔ جو بوجھ وہ اتار چکے تم اٹھاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا قدرتِ ثانی کا سلسلہ شروع ہوا مگر خلافتِ اولیٰ کے وقت سے ہی میرے بھائیوں نے اپنا فرض اولین جان کر خدمتِ دین کے لئے اپنے شب و روز وقف کر دیئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام زمانہ کے لئے رحمت تھے کیونکہ آپ سچے عاشق خادم رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ تمام جماعت بلکہ تمام مخلوق کیلئے باپ اور ماں کی مشترکہ محبت رکھتے تھے۔ باپ کی طرح تربیت بھی تھی سختی اور نرمی بھی اور ماں کی طرح نرمی اور محبت ماتا کی طرح کا پیار بھرا سلوک بھی۔ آپ کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بھائیوں نے مل کر وہ کام بانٹ لیا۔ بڑے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کے شفیق باپ بنے۔ مگر باپ آخر از راہِ تربیت کڑی نظر بھی رکھتا ہے اور رعب قائم رہے اس لئے احساس گو ذرا کبھی ریزرو بھی رہنا پڑتا ہے۔ مگر ماں بچے کی غلطیوں پر پردے بھی ڈالتی ہے۔ چھپ چھپ کر سمجھاتی ہے۔ باپ کی ناراضگی کا خوف دلاتی ہے مارتی ہے تو ذرا فوراً سینے سے لگا کر پیار کرتی اور پیار سے کہتی ہے کہ دیکھو تمہارے بھلے کے لئے تو کہتی ہوں کہ اگر ابا تمہارے دیکھیں تو کیا کہیں۔ غرض یہ مال کو پیسا ہمارے خاندان ساری جماعت کے لئے ایک قدرتی مجموعہ کے

مختلف مقامات میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

جماعت احمدیہ کالیکٹ

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء بجے شب ٹاؤن ہال میں زیر صدارت محترم مولانا عبداللہ صاحب انچارج مبلغ کیرالہ جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد Sri murkodh Ramunni I.A.S. Administration Laccadive Islands نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے چند منٹ تک تقریر کی۔ اسکے بعد جناب صدر جلسہ نے نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ بعد ازاں ای عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ستیادوتھن نے پون گھنٹہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب جلیلہ پر تقریر کی۔ بعدہ پروفیسر Surendra Natha M.A نے تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کا نجات دہندہ" کے موضوع پر ۴۵ منٹ تقریر کی۔ بالآخر صدر صاحب کی اختتامی تقریر پر ۸ بجے شب جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

اس جلسہ کے پروگرام کے متعلق مورخہ یکم ستمبر کو ایک ہینڈبل کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر تشہیر کیا گیا۔ ٹاؤن ہال سامعین سے پر تھا اور ہال کے باہر بھی لوگ جلسہ کی کارروائی کو کھڑے ہو کر سن رہے تھے ہال کے باہر ایک سٹال بھی لگایا ہوا تھا۔ جہاں کافی لٹریچر فروخت ہوا اور اس جلسہ کا بہت عمدہ اثر ہوا۔ الحمد للہ۔

خاکسار ابوالوفا مبلغ کالیکٹ کیرالہ

جماعت احمدیہ چارکوٹ

مورخہ ۱۵ بمقام دھری ریلیف ٹنچیٹ گراؤنڈ جماعت احمدیہ چارکوٹ کا جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ چار پانچ روز پہلے بذریعہ منادی ارد گرد کے گاؤں میں اس کا اعلان کرا دیا گیا تھا۔ اور خطوط کے ذریعہ بھی دعوت نامے بھجوائے گئے تھے۔ جلسہ کی کارروائی ۱۱ بجے دن شروع ہو کر دو بجے ختم ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم بشیر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی اور نظمیں بعض طلباء نے پڑھیں۔ پہلی تقریر عزیز بشیر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور تقویٰ و طہارت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے جو سامعین کی دلچسپی کا موجب ہوئے۔ دوسری تقریر مکرم محمد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عشق آنحضرت صلعم سے اخبار بدر سے پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم محمد شفیع صاحب سیکرٹری امور عامہ نے خلق عام کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ چوتھی تقریر خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق خدا تعالیٰ سے اور صحابہ کرام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم صدر الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے احباب جماعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ آخر میں صاحب صدر نے صدارتی تقریر کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم کی۔ اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ چارکوٹ

منجانب لجنہ اماء اللہ بنگلور

مورخہ ۹/۹ بروز اتوار خاکسارہ کے گھر میں زیر صدارت صدر صاحبہ لجنہ بنگلور جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ نے آنحضرت کی سیرۃ طیبہ پر تیار کردہ مضمون پڑھا اسکے بعد عزیزی امۃ الرحیم نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھی اس کے بعد مکرمہ سلیمہ خاتون صاحبہ نے آنحضرت صلعم کے مقام محمود پر ایک مضمون سنایا۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے آنحضرت کے عورتوں پر احسانات کے عنوان پر مضمون پڑھا اور ایک نظم عزیزی رضوانہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں خاکسارہ نے آنحضرت کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ مکرمہ وسیم النساء صاحبہ نے بھی تیار کردہ مضامین پڑھے۔ آخر پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے جلسہ میں شامل ہونیوالی غیر احمدی مستورات

طور پر منجھلے بھائی صاحبؓ کے سپرد رہا اور ہمیشہ نبھایا خوب نبھایا۔ وہ نیک نہایت خوش خلق اور منکسر المزاج تھے۔ خود بہت حساس مگر دوسرے کے احساسات کا بھی بہت خیال رکھنے والے خدا اور رسولؐ کے عشق میں سرشار مگر ہر وقت ڈرنے والے ہر وقت فکر تھی کہ گنہگار ہوں۔ غریب نواز ہمدرد غرض ایک خوبیوں کا مجموعہ تھا۔ ایک نیکیوں کا گلدستہ تھا۔ جن کو اب ان کے خالق نے اپنی جنت الفٰی کے لئے پسند کر لیا۔ ہم ان کی رضا پر راضی ہیں مگر جب تک زندہ ہیں یاد کریں گے۔ خدا تعالیٰ ہم کو اس یاد کے ساتھ ان کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی توفیق دیتا رہے خاص اپنے فضل و کرم سے اور ہماری دعاؤں کا ہدیہ ان کو بلندیوں پر پہنچاتا رہے۔ آمین۔

مبارکہ

نبیوں کا چاند

محترم سید داؤد احمد صاحب ربوہ

ہزاروں ہزار سلام اور درود حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوں۔ اگر حضور کی تعلیم ہمیں صبر اور راضی بہ رضا مولیٰ ہونے کا سبق نہ دیتی اور ہماری سب محبتوں کا منتہٰی اور مرکز ہی اللہ تعالیٰ کی ذات قرار نہ دیتی۔ تو آج شاید ہم میں سے بہتوں کی حرکت قلب اس صدمہ عظیم کے باعث بند ہو جاتی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات کوئی معمولی ذات نہ تھی۔ ہزاروں لاکھوں انسانوں کے دلوں میں آپ کی محبت کی گہری اور پائیدار جڑیں قائم تھیں۔ بہتوں نے آپ سے دینی و روحانی فیض پایا اور بہتوں نے آپ سے علمی تلمذ حاصل کیا تھا۔ کون ہے جس نے اپنی خوشی میں آپ کو مسرور نہ دیکھا ہو۔ اور کون ہے جس نے اپنے رنج و غم میں آپ کو تسلی دیتے نہ پایا ہو۔ بڑے سے بڑے آدمی اور چھوٹے سے چھوٹے اور ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کو آپ کی محبت اور حسن سلوک اور ہمدردانہ توجہات اور خدمت کا ایک وافر حصہ ملا تھا۔

آپ کی امتیازی خصوصیات اللہ تعالیٰ سے محبت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق۔ خدمت دین۔ ہمدردی مخلوق۔ قیام شریعت کا احساس۔ اطاعت امام۔ علمی تبحر اور انتہائی درجہ کی [illegible] کئی لحاظ سے بیان کیا جا سکتا ہے [illegible] ماحول کی وسعت کے لحاظ سے ایک آدمی کا قلم ان کا احاطہ کر سکتا ہے۔

آپ کی سب سے بڑی خصوصیت وہ خدمت دین ہے جو ستر سالہ زندگی میں آپ نے سرانجام دی۔ جس سے ایک لمحہ کے لئے بھی آپ غافل نہ ہوئے۔ جس کو آپ نے اپنی جان اپنے اہل و عیال اپنے تمام رشتہ داروں اور تعلق والوں نیز اپنے سامان معیشت پر ہر آن ترجیح دی اور گویا اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد قرار دے کر پھر ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے دن رات ہمہ تن اسی میں مشغول ہو گئے اور آخری سانس تک مشغول رہے۔

آپ کو ایک مقدس روح دی گئی تھی اور آپ گویا ایک تحفہ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیئے گئے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پیدا ہونے کی خوشخبری پیدائش سے قبل ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی تھی۔ اس طرح آپ شعائر اللہ میں سے قرار پاتے ہیں اور ہر اس تعظیم اور بزرگی اور تقدس اور حرمت کے حقدار ہوتے جو شعائر اللہ کو حاصل ہوتی ہے اور آپ کی ہستی ان نوروں کا مہبط بنی جو شعائر اللہ پر نازل ہوتے ہیں۔

آپ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دربار سے نبیوں کا چاند کے خطاب سے نوازے گئے۔ کتنا پیار ہے اس خطاب میں اور کتنی محبتیں مخفی ہیں اس نام میں۔ ہر ماں کو اپنا بچہ چاند ہی لگتا ہے لیکن کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کو خدا چاند قرار دے اور وہ بھی نبیوں کا چاند۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روشن سورج کی طرح دنیا کو منور کرنے کے لئے ظاہر ہوئے۔ وہ تمام کمالات متفرقہ جو تمام انبیاء میں پائے جاتے تھے آپ کی ذات میں جمع تھے۔ پھر آپ کا عکس کامل اور ظل کامل آپ کے چودہ سو سال بعد دنیا میں ظاہر ہوا جو آپ کی حیثیت کے لحاظ سے بدر کامل بنا لیکن وہ بدر کامل اپنے زمانہ کے لئے ایک سورج قرار پایا اور اللہ تعالیٰ نے اس سورج کو بہت سے چاند عطا فرمائے۔ جو اس سورج کی روشنی کو ہر اندھیرے کونے اور ہر تاریک جگہ میں پہنچا دیں۔ انہی چاندوں میں ایک بہت روشن چاند حضرت میاں صاحب بھی تھے۔ میں سوچتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ خطاب دیکھ کر کتنا لطف آتا ہوگا اور کتنا شکر کا جذبہ طبیعت میں پیدا ہوتا ہوگا۔ کیونکہ اس الہام میں ایک زبردست پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور اس نام میں گویا حضرت میاں صاحب کی زندگی کے کام کا خلاصہ نکال کر رکھ دیا گیا تھا کہ آپ کی تمام کی تمام زندگی نہایت شاندار کاموں پر مشتمل ہوگی اور آپ ایسی خدمت کی توفیق پائیں گے۔ جو انہیں جری اللہ فی حلل الانبیاء اور دیگر تمام محبوبوں کی انتہائی محبت کا حقدار بنا دے گی۔

حضرت میاں صاحب سے ملنے والے اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کو چاند سے بہت مشابہت تھی۔ وہی نرمی اور سکینت اور لطافت اور ٹھنڈک جو چاندنی میں ہے آپ کی طبیعت میں نمایاں طور پر پائی جاتی تھی۔ آپ نہایت خاکسار نہایت منکسر المزاج۔ نہایت نرم اور محبت کرنے والے تھے جمالی کیفیت کا پہلو بہت زیادہ غالب تھا۔ غصہ میں بھی ایک محبت تھی اور انتظامی مجبوری کی سختی میں بھی ایک دلنوازی کہ گویا اس سختی کے اٹھانے میں خود بھی شامل ہیں۔ لیکن جہاں شریعت کے کسی حکم کا سوال ہوتا وہاں طبیعت میں ایک پختہ ثبات بھی موجود تھا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا پیار ظاہر کرنے کے لئے طفلی کے لفظ سے یاد کیا۔ جب آپ کی آنکھیں ایک لمبا عرصہ دکھنے کے بعد فکر پیدا کرنے لگیں کہ کہیں مستقل نقصان نہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے شفا دی۔ اور اس کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان الفاظ میں دی گئی برّق طفلی بشیر۔ یہ آنکھوں کی صفائی اور صحت اور روشنی جہاں ظاہری آنکھوں پر وارد ہوئی وہاں اس کی برکتوں کا نزول آپ کی قلبی آنکھ میں بھی ہوا اور ظاہری بصارت کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ درجہ کی بصیرت بھی آپ کو بخشی گئی۔ جو بیان نہیں کی جا سکتی۔ آپ کی نظر کام کی انتہائی جزئیات تک پہنچتی تھی اور گہری سے گہری باتوں کا اس طرح جائزہ لیتی تھی کہ انسان حیران رہ جاتا تھا۔ جب آپ کسی امر کا یا کسی انتظام کا معائنہ فرماتے تو معائنہ کروانے والے آپ کی نظر کی گہرائی کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے تھے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ انتظام میں آپ ایسے امور کی طرف توجہ دلاتے جو منتظمین کی نظر سے اوجھل رہ جاتے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعد بالغ نظری میں آپ کی گرد پا کو بھی کوئی پہنچ نہیں سکتا۔

آپ کی خدمت کا سلسلہ بہت چھوٹی عمر ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں آپ مجلس انصار اللہ کے ممبر کی حیثیت سے عملی زندگی میں داخل ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر جبکہ آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر نامزد فرمایا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عالم۔ فاضل۔ دانا۔ معاملات کی سمجھ رکھنے والے تجربہ کار اور سلسلہ کا درد رکھنے والے شخص کی طرف سے آپ کو اتنی چھوٹی عمر میں اس ذمہ داری کے کام کا سپرد ہونا ہی بتاتا ہے کہ آپ میں اس عمر ہی سے بیدار مغزی علم اور معاملات کے پرکھنے کی قابلیت پائی جاتی تھی۔ بس اسی وقت سے ہی آپ نے اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت میں مشغول کر دیا۔ شروع میں ساتھ ساتھ تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ لیکن تعلیم سے فراغت پا کر تو پھر آپ نے دن کو دن نہ سمجھا۔ اور رات کو رات نہ خیال کیا۔ اور ہمہ تن خدمت سلسلہ میں مشغول ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتنہ پسند عناصر کے مقابل میں آپ نے خاص جدوجہد کی اور پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ گویا حضور کے ساتھ دم آخرین تک۔ ایک مضبوط بازو کی طرح خدمت میں حاضر رہے تا آنکہ ہم ایک مضبوط جماعت ہیں۔ آج ہمارے بجٹ لاکھوں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ آج ہم دنیا کے ہر ملک میں موجود ہیں۔ آج ہماری ترقی ایک پختہ و طے شدہ امر ہے۔ آج ہماری آواز سنی جاتی ہے۔ لیکن خلافت اولیٰ کے زمانہ اور خلافت ثانیہ کی ابتداء میں یہ حالات نہیں تھے۔ جماعت کمزور حالت میں تھی۔ بجٹ چند ہزار کا تھا۔ بیرونی دشمن سختی سے حملہ آور تھا۔ مخالف مولوی یہ امید رکھتے تھے کہ یہ پودا اب اکھڑا کہ اب اکھڑا۔ ذرا اس نہایت نازک زمانہ کا تصور کیجئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ جیسا بزرگ فوت ہو جاتا ہے اور جماعت کے اکابر سمجھے جانے والے خود ہی اس کی بنیادوں پر تبر رکھنے کے لئے کوشاں ہیں اس نازک وقت میں ایک نوجوان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے ڈٹ جاتا ہے۔ یہ نوجوان بظاہر کم علم۔ ناتجربہ کار اور کمزور تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے ان نوجوانوں نے دشمنوں کے کیا اندرونی اور کیا بیرونی چھکے چھڑا دیئے اور ہر ایک میدان میں ان کو وہ زک پہنچائی ہے کہ رہتی دنیا تک ان کو سر اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جو چند نوجوان ساتھی تھے ان میں حضرت میاں صاحب کا نام سرفہرست ہے۔ اگر کسی کمانڈر کے ساتھی کمزوری دکھائیں تو کمانڈر کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کو ملنے ہیں ازل نے ایسے ساتھی جیسے ہوئی الولعزمی جاکر پرکھیل گئے۔ یہی کیفیت سب سے بڑھ کر حضرت میاں صاحبؓ میں تھی۔ آپ اپنے امام کے اشارے کو سمجھتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی خدمت سے منہ نہ موڑا کسی قسم کی قربانی میں تامل نہ کیا کسی میدان میں پائے ثبات میں لغزش نہ آیا کسی سمندر میں گھوڑا ڈالنے سے رفقت باقی نہیں کا بیان کسی حملہ پر دل نہیں ڈرا کیونکہ وقتی جہاد سے تعلق نہیں تھا دیر آن اور ہر لمحہ جہاد کی کیفیت میں گزرا اور یہ ایک دن ایک مہینہ ایک سال کی بات نہیں بلکہ مسلسل پچپن سال تک یہ کیفیت رہی۔ ایک دن کا مرنا آسان ہوتا ہے۔ میدانِ جنگ میں جان پیش کر دینا بھی کچھ مشکل نہیں۔ لیکن سالہا سال تک روزانہ اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جن کو ذاتِ باری اپنے خاص حرم سے حصہ دیتی ہے۔

آپ کی ایک خصوصیت وہ بے نظیر اطاعتِ امام ہے جو آپ سے ظہور میں آئی۔ اطاعت کا دعوے بہت کرتے ہیں لیکن ہر وقت ہر آن ہر معاملہ میں جو اطاعتِ امام کا اعلیٰ درجہ کا نمونہ آپ نے دکھایا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ ایک جاہل آدمی کے لئے یہ کام شاید اتنا مشکل نہ ہو۔ لیکن ایک متبحر عالم اور ایسے شخص کے لئے جو اعلیٰ درجہ کی بصیرت رکھتا ہو اور اس کا فہم اور ادراک اعلیٰ معیار کا ہو کسی دوسرے شخص کی اطاعت کرنا آسان کام نہیں یہ شخص کو اللہ تعالیٰ نے الگ الگ توفیق مدرکہ بخشی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کئی معاملات کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میری رائے یہ ہے اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہونا چاہیئے۔ اسی طرح حضرت میاں صاحبؓ کو اس طویل خدمت کے زمانہ میں بعض انتظامی اور علمی امور کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے اختلافِ رائے ہوا اور انہوں نے اپنی رائے حضور کی خدمت میں عرض کر دی۔ بہت سے معاملات میں حضور نے ان کی رائے قبول کر لی لیکن بعض جگہ اختلاف پر اصرار کیا۔ ایسے مواقع پر حضرت میاں صاحبؓ نے بے نظیر اطاعت کا نمونہ دکھایا اور حضور کے ارشادات کی تعمیل میں جو کارروائی کی اس میں قطعاً تامل یا ہچکچاہٹ یا سستی نہیں آنے دی۔ بلکہ پورے زور کے ساتھ اسی طرح حضور کے ارشاد کو عملی جامہ پہنایا کہ گویا ان کی اپنی بھی یہی رائے تھی۔ آج کل لوگ ذرا سی بات پر اختلاف کر کے چلتی گاڑی میں روڑے اٹکانے لگ جاتے ہیں۔ اور اپنی رائے کو اس قدر صائب سمجھتے ہیں کہ گویا ان کے علاوہ سب دنیا غلطی پر ہے۔ لیکن حضرت میاں صاحبؓ جو بجائے خود نہایت اعلیٰ درجہ کی بصیرت رکھتے تھے اور ان کی رائے نہایت صائب ہوتی تھی۔ جب امام سے اختلاف کرتے تو عمل اس پر کرتے تھے جو امام کی رائے ہوتی تھی اور ناراضگی یا تامل کا شائبہ تک نہیں ہوتا تھا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے خاص علم بخشا تھا۔ آپ کے تبحر علمی کا اندازہ ناممکن ہے۔ آپ کی تصنیفات کو پڑھ کر انسان قیاس ہی کر سکتا ہے کہ اس علم کے سمندر کا کوئی دوسرا کنارہ بھی ہوگا۔ تاریخ سے آپ کو خاص دلچسپی تھی اور آپ کی تصنیفات میں سے سیرۃ خاتم النبیین ایک شاندار علمی خدمت ہے جس کی نظیر لانا مشکل ہے۔ آپ کے قلم پر روح القدس کا سایہ تھا اور آپ کی تحریر ایک خاص شان رکھتی ہے جو آپ ہی سے خاص تھی اور جو آپ کو اردو کے چوٹی کے نثر نگاروں کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔ الفاظ کا استعمال اور ترتیب مضمون میں آپ کو خاص کمال حاصل تھا۔ مضمون تلخیص کرنا یا ڈرافٹ شدہ کی اصلاح کرنا آپ پر ختم تھا۔ تحریر کا یہ ملکہ آپ نے سلطان القلم سے ورثہ میں پایا تھا اور یہ یونہی بے حکمت نہیں بلکہ اس سکیم کے عین مطابق جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے تیار کی گئی تھی۔ مسیح موعود کا دنیا میں برپا ہونا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ایک نفخ صور کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسلمانوں کی زبوں حالی اور دینِ اسلام کی ذلت کے بعد اب پھر اللہ تعالیٰ نے ایک پہلوانِ اسلام کو سرفراز کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے اور اس کے ساتھیوں اور تابعین کو خاص علوم اور خاص تریں بخشی ہیں۔ چونکہ یہ زمانہ جہاد بالقلم کا ہے۔ اس لئے جس کے قلم میں طاقت و برکت بخشی گئی وہی صفِ اول میں آنے کے قابل ہے ان صفِ اول میں آنے والوں میں سے حضرت میاں صاحبؓ کو یہ برکت اور طاقت اس حد تک دی گئی ہے جو آپ کو صرف ایک سپاہی نہیں بلکہ کمانڈر کے مقام پر کھڑا کرتی ہے اور اسی لحاظ سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قمر الانبیاء کا خطاب ملا تھا۔ ہزاروں لاکھوں انشاء اللہ کروڑوں نے آپ کی تحریروں سے فائدہ اٹھایا ہے اور کروڑوں ابھی ایسے آئیں گے جو آپ کی تحریروں سے فائدہ اٹھا کر جہاد بالقلم کریں گے اس طرح اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں حضرت میاں صاحبؓ ایک زبردست پہلوان اور ایک زبردست کمانڈر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گو آپ جلسوں میں تقریر کرنے سے گھبراتے تھے لیکن جن لوگوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کی تقاریر سنی ہیں وہ جانتے ہیں کہ آپ کی گفتار دل کو موہ لینے والی ہوتی۔ بالخصوص آواز شیریں اور موقع جلسہ سالانہ کا اور ذکرِ حبیب کا موضوع عجیب سماں پیدا کرتا تھا۔ حضرت میاں صاحب کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ ذکرِ حبیب پر تقریر کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتِ بابرکات کے زمانہ کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیتے ہیں۔ زبان پر ذکرِ حبیب ہے اور آنکھوں سے محبت کے موتی بکھر رہے ہیں اتنی موثر اور دل کو ہلا دینے والی کیفیت اور کون پیدا کر سکتا ہے؟

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا سے تعلق کی ایک خاص کیفیت تھی۔ کئی دفعہ آپ نے بیان فرمایا کہ میں نے بچپن میں کبھی بھی حضرت اماں جانؓ سے اپنی کسی ضرورت کا اظہار نہیں کیا اور حضرت اماں جان نے اس معاملہ میں میرے نازک جذبات کا احساس فرما کر خود ہی خیال رکھتی تھیں۔ بیسیوں مرتبہ میں نے دیکھا کہ آپ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صحن میں ننگے چبوترے پر آپ کے قدموں میں بلا تکلف بیٹھ جاتے۔ اور جو جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہوتی ہے وہ بھی آپ نے حد کمال تک حاصل کی۔

آپ کی طبیعت کی مٹھاس اور محبت کی سرشاری نے کتنے ہی دلوں میں ناقابلِ محو یاد پیدا کر دی ہے۔ ملنے والے ہر وقت آ رہے ہیں۔ صبح دوپہر شام رات شاید ہی کوئی ایسا وقت ہو جس وقت ملنے والوں کا تانتا نہ بندھا ہو اور آپ باوجود بیماری اور تکلیف اور بے چینی کے مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ملتے ہیں۔ ہر آدمی جس کو کوئی رنج ہے کوئی غم ہے کوئی تکلیف ہے۔ یا کوئی شکایت ہے یا کوئی مشورہ کرنا ہے حضرت میاں صاحبؓ کی خدمت میں بھاگا چلا آتا ہے آپ سے تسلی پاتا ہے۔ شکایت دور کرواتا ہے صحیح اور صائب مشورہ حاصل کرتا ہے۔ آپ تھک جاتے ہیں تو چہرے پر ملال نہیں آتا بیمار ہو جاتے ہیں تو بیماری کی پرواہ نہیں کرتے ہر آدمی ہر بات آپ سے بے تکلفی سے کر لیتا تھا۔ خواہ وہ علمی ہو خواہ وہ انتظامی ہو خواہ وہ کسی انتظام کی شکایت ہی کیوں نہ ہو۔ آپ سنتے تھے۔ مناسب طریق سے تسلی کروا دیتے تھے۔ حق یہ ہے کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بڑا مضبوط لیکن جمالی بازو تھے۔ باوجود اس کثرتِ ملاقات کے آپ پبلک میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ جلسوں میں تقاریر کرنا یا صدارت کرنا آپ پر بوجھ ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جامعہ احمدیہ میں جب سابق پرنسپل کے اعزاز میں الوداعی دعوت کی تقریب منعقد ہوئی تو حضرت میاں صاحبؓ سے صدارت کی درخواست کی گئی۔ لیکن حضرت میاں صاحبؓ نے قبول نہ فرمائی اور صرف ایک فقرہ جواب میں لکھ بھیجا "میں صدارتیں نہیں کیا کرتا"۔ دوسرے دن میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے میرا ارادہ آنے کا تھا میں صرف صدارت سے گھبراتا ہوں ویسے مجھے بلایا جاتا تو میں ضرور حاضر ہوتا۔ آپ کی طبیعت کا یہ رنگ دیکھ کر مجھے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے یہ فارسی زبان کا مصرعہ یاد آ جاتا ہے ؎

منہ از بہرِ ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

۱۹۴۷ء کی بات ہے ہجرت سے چند ہفتے قبل ایک دن میاں عزیز احمد صاحب کے ہاں تشریف لائے اتفاق سے میں گھر پر اکیلا ہی تھا فرمانے لگے بہشتی مقبرہ جانا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا حضور میں بھی ساتھ چلتا ہوں چنانچہ ہم دونوں مقبرہ بہشتی گئے۔ جاتے ہوئے میں نے بعض انتظامی نقائص کا ذکر کیا تو فرمانے لگے آدمی کو سوچ کر بات کرنی چاہیئے۔ اصل کام انتظام کا امام کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور اسی کی ہدایات کے ماتحت تدابیر اختیار کی جاتی ہیں جو بعض دفعہ بظاہر غلط نظر آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد امام کو حاصل ہوتی ہے اور وہی درست ہوتا ہے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہوتا ہے جو امام فیصلہ کرتا ہے ماتحت لوگوں کو چاہیئے کہ نہ وہ اس کی اطاعت پر دل نہ کہ خود اپنی طرف سے تجویزیں تیار کریں۔ ظاہر ہے کہ امام کی اطاعت اور اس کے فیصلوں کی برکت کا خیال جتنا حضرت میاں صاحبؓ کے دل میں تھا اور کسی کے دل میں نہیں ہو سکتا۔ جب مزار اقدس پر پہنچے تو دیر تک دعا کرتے رہے اور اس درد سے بلک بلک کر دعا کی کہ میں وہ نظارہ بھول نہیں سکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ دل پھٹ جائے گا۔ واپسی پر مختصراً اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی ہونے اور اصل اسی کی ذات کو مقصود بنانے کے لئے مربیانہ نصیحتیں فرمائیں۔

آپ کا اس عالمِ فانی سے رحلت کر جانا اس دنیا کا عظیم سانحہ ہے۔ دل اس کو باور کرنے کو تیار نہیں ہوتا اب بھی جب کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو خیال ہوتا ہے کہ چلو میاں صاحب سے مشورہ کر لیں گے۔ لیکن پھر یاد آ کر دل اتھاہ اور غم کی عمیق گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ آپ کے مدارج کی بلندیوں کے لئے دعا زبان پر آتی ہے ایک عاصی کے لئے دعا کرنا ضروری ہے اور کوشش سے نہیں بلکہ خود بخود دل سے دعا نکلتی ہے ورنہ حضرت میاں صاحبؓ تو فنا کے اس مقام پر تھے کہ ان کے مدارج کا تصور بھی ہمارے جیسے انسان کے لئے مشکل ہے ان کے لئے تو جنت کے سب دروازے کھول دیئے گئے ہوں گے اور ایک شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ فرشتوں نے ان کا استقبال کیا ہوگا اور سیدھا حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی گود میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ پائی ہوگی۔ دعا کی ضرورت تو ہم جیسے گنہگار اور نالائق لوگوں کو ہے جو خدمت کا دعوے تو کرتے ہیں لیکن عمل میں انتہا درجہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ

سے

آخری ملاقات

از مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان

اپنی آنکھوں میں لیا بڑھ کے ستاروں کو انہیں
ہائے وہ اشک جو نکلے ہیں ترے نام کے ساتھ

جو دور رہ کر اس شمع تابندگی سے واقف تھے۔ اور جنہوں نے قریب سے آپ کے شب و روز کو دیکھا اور آپ کے نور سے فیضیاب ہوتے رہے اُن کے دلوں سے پوچھئے کہ "سر وہ بھی خوش ہے" کہ زخم کس قدر گہرا ہے۔ کون اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے ساتھ کیا کچھ زمین کے اندر پوشیدہ ہو گیا۔ یہ ایک فرد کی نہیں ایک پورے دور کی موت ہے جو کبھی واپس نہیں آئے گا۔ یہ ایک ایسا عظیم زلزلہ ہے جسے خواص نے ہی نہیں بلکہ جماعت کے ہر فرد نے بُری طرح سے محسوس کیا ہے۔ کس قدر عبرت و بصیرت کا موجب ہوتی ہیں۔ وہ موتیں جو ایک معمولی واردات کی طرح تخلیے میں ٹپکے ہوئے چند آنسوؤں کے دھندلکے میں گم ہو کر نہیں رہ جاتیں بلکہ جن سے ایک قوم اور زمانہ فکر و عمل کی شمعیں روشن کرتا ہے۔

ہمیں معلوم تھا کہ یہ سراپا رحمت و شفقت کا وجود جماعتی زندگی کے کیف و رنگ میں ایک ناقابل تلافی خلاء پیدا کر کے اپنے پیارے خدا اور محبوب رسول اور عزیز ازجان مسیحؑ کی صحبت میں حاضر ہونے کے لئے اس قدر جلد ہمیشہ کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے جائے گا۔

آج تمام درویشان قادیان افسردہ اور اشکبار ہیں کہ ان کا دل غمگسار اور شفیق و مہربان انہیں یتیم کر کے رخصت ہو گیا۔ اور وہ اپنے غم اور خوشی میں شرکت کرنے والے روحانی نگران کی سرپرستی سے محروم ہو گئے۔ آج تمام عالم احمدیت غم و اندوہ کی حالت میں بے چین ہے کہ حضرت قمر الانبیاء کی دلنواز منفرد شخصیت ان سے چھن گئی گو ہم نے سمجھا یہی ہے ایک حقیقت ہے کہ حضرت ممدوح کچھ عرصہ سے خود ہی اپنے سفر آخرت کی تیاری میں مشغول تھے۔ کہ بعض اشاروں سے ان کو معلوم ہو چکا تھا کہ ان کا وقت آ پہنچا ہے۔ آپ کی زندگی ہمہ تن ایک خدمت۔ حسن عمل اور حسن اخلاق کا مجسمہ تھی۔ آپ کی ایک ذات کے احاطے میں اتنی صفاتی کے شہر آباد تھے۔ اور فکر و عمل کی اتنی خوبیاں جمع تھیں کہ جن کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے۔ یقین ہے کہ صاحب

بزرگ اور صاحب قلم حضرات آپ کے مناقب جلیلہ اور آپ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر خامہ فرسائی کریں گے اور کل کے مورخ آپ کے عظیم الشان علمی و عملی کارناموں پر روشنی ڈال کر آپ کے حقیقی مقام کو تاریخ احمدیت کے اوراق میں ثبت کر دیں گے۔ میں اس مختصر نوٹ میں صرف اپنے ذاتی مشاہدہ اور ایک قلبی تاثر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے آپ کی مرض الموت کی آخری ملاقات میں شدت کے ساتھ ہوا۔ اور وہ یہ ہے کہ جب تک آپ کے دم میں دم رہا۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک آپ نے اپنے نفس کے لئے آرام کو پسند نہیں فرمایا۔ اور شدید بیماری اور جسمانی ضعف و کمزوری کے باوجود اپنے شاندار عزم۔ توکل و محبت اور شفقت و مروت کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش فرما کر اپنے خدام کو انسانیت نوازی کا عملی سبق دیتے رہے۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے تین ہفتے قبل مجھے چند روز کے لئے لاہور اور ربوہ جانے کا اتفاق ہوا ان دنوں آپ کی تشویشناک بیماری کی خبریں روزانہ اخبار میں آ رہی تھیں۔ خاکسار نے لاہور میں اپنے بعض دوستوں سے جب اسباب کا اظہار کیا۔ کہ میں حضرت ممدوح کی مزاج پرسی اور بعض جماعتی معاملات پیش کر کے آپ سے ہدایت اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ تو کئی ایک احباب نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ حضرت میاں صاحب کی موجودہ بیماری کی حالت میں آپ سے ملاقات کر کے آپ کو کسی جماعتی معاملہ کے متعلق مشورہ کے لئے تکلیف دینا مناسب نہیں ہے۔ خود مجھے بھی اس بات کا خیال تھا کہ حضرت ممدوح سے کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو ان کے لئے کوفت کا موجب ہو۔

حضرت ممدوح ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت چند یوم گھوڑا گلی گذار کر وہاں افاقہ اور طبیعت میں سکون نہ ہونے کی وجہ سے ۱۰ اگست کی شام کو واپس لاہور تشریف لائے۔ خاکسار آپ کی زیارت اور مزاج پرسی کی غرض سے آپ کی قیامگاہ ۹ لیک روڈ پر ۱۰ اگست کی صبح کو قریباً ۹ بجے اس وقت پہنچا جبکہ محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب آپ کے کمرہ سے باہر تشریف لا رہے تھے۔ اور حضرت میاں صاحب کی حالت کے پیش نظر انہیں ملاقاتوں سے بچنے کا مشورہ دے کر واپس جا رہے تھے۔ جب خاکسار کی آمد کی اطلاع حضرت میاں کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ تو آپ نے ازراہ نوازش خود ملاقات کی اجازت کا پیغام بھجواتے ہوئے اپنے خادم کے ذریعہ سے یہ بھی کہلوا بھیجا کہ "صرف دو منٹ کے لئے" آپ کے اس پیغام کا مفہوم مجھ پر واضح تھا۔ اور میں حضرت ممدوح کے کمرہ میں اس ارادے سے داخل ہوا کہ صرف کھڑے کھڑے زیارت اور سلام کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔

خاکسار جب کمرہ میں داخل ہوا تو اس نورانی وجود کو جو لمبی بیماری کی نقاہت کے علاوہ گذشتہ رات ہی سفر کی کوفت سے چور تھا صاحب فراش پایا۔ میرے السلام علیکم عرض کرنے پر اپنی نیم وا آنکھوں کے ساتھ مصافحہ کے لئے اپنے دست مبارک بڑھائے خاکسار نے کھڑے کھڑے درویشان قادیان کی خیریت عرض کی اور ان کی طرف سے صاحبزادہ صاحب محترم کی خدمت میں سلام عرض کیا اور اپنی چند روز کے لئے آمد کی غرض اور ایک جماعتی معاملہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ربوہ جانے کے پروگرام کے متعلق عرض کیا۔ تو حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ نے کمال شفقت سے خاکسار کو بیٹھ کر تفصیلی حالات بتانے کا اشارہ فرمایا۔ اور کچھ دیر تک بعض جماعتی معاملات کی تفصیلات معلوم کر کے ایسے رنگ میں دلچسپی لی اور اپنی قیمتی ہدایات سے نوازتے رہے جس طرح کہ آپ پوری صحت و توانائی کی حالت میں معاملات کی گہرائی تک پہنچ کر ہدایات صادر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت میاں صاحب نے مجھے ربوہ سے واپسی پر قادیان واپس جانے سے قبل دوبارہ ملنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ آپ کی اس ملاقات کے بعد جب میں حضرت ممدوح کے کمرہ سے باہر نکلا تو میرے دل و دماغ میں بار بار یہ خیال آیا کہ حضرت ممدوح نے کس طرح بڑی توقع سے بہت بڑھ کر باوجود بیماری اور ضعف کے شرف ملاقات بخشا اور جونہی جماعتی معاملہ کا ذکر آیا۔ آپ ان باتوں میں اسقدر محو ہو گئے کہ گویا اپنی بیماری کی تکلیف کو بالکل فراموش کر دیا۔ ربوہ سے واپسی پر قادیان کے لئے روانہ ہونے سے قبل خاکسار مورخہ ۱۲ اگست کی صبح کو دوبارہ حضرت میاں صاحب کی قیامگاہ پر زیارت

اور سلام کیلئے حاضر ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح کی تکلیف پہلے سے بڑھ چکی ہے۔ آپ کو رات جو بے چینی کی وجہ سے نیند نہیں آئی۔ اور صبح آنکھ لگی تھی۔ آہستہ آہستہ بیدار ہونے تک ایک گھنٹہ انتظار کے بعد قریباً دس بجے دوبارہ صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کے لئے موقعہ میسر آیا۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر پہلے سے بہت زیادہ کمزوری کے آثار تھے۔ جب خاکسار نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا تو حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک عجیب محبت اور شفقت کے انداز میں کئی لمحوں کیلئے خاکسار کے ہاتھوں کو اپنے دست مبارک میں رکھا۔ اور دو تین مرتبہ رقت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ "میرا ضعف بڑھ رہا ہے۔ کمزوری زیادہ ہو رہی ہے۔ تمام درویشان کو میرا سلام پہنچا کر دعا کے لئے تحریک کریں"۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضرت! درویشان سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آنمکرم کی صحت کیلئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اور قادیان میں درویشان کی ایک کثیر تعداد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی مبارک تحریک میں شامل ہو کر باقاعدگی سے نماز تہجد اور درود شریف کا ورد کر رہی ہے۔ تو میرے اس بیان پر حضرت میاں صاحب کے نورانی چہرہ پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور اپنی زبان سے بھی حضرت ممدوح نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

حضرت میاں صاحب سے یہ میری آخری ملاقات تھی۔ اور غالباً یہ آخری سلام تھا۔ جو حضرت ممدوح نے زبانی پیغام کے طور پر خاکسار کی معرفت جملہ درویشان کو پہنچایا۔ اس ملاقات کی جو غیر معمولی کیفیت تھی۔ اس کے انداز سے میں یہی سمجھتا ہوں۔ کہ گو الفاظ سے نہیں بلکہ زبان حال سے حضرت میاں صاحب اس کا اظہار فرما رہے تھے کہ یہ میری ان سے آخری ملاقات ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مقدس وجود کو بے شمار رحمتوں سے نوازے اور آپ کے جملہ عزیزوں کو آپ کی خوبیوں کا حقیقی وارث بنائے اور اس سانحہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں اپنے جملہ دوستوں صدر انجمن کے تمام کارکنان اور جماعتوں کے عہدہ داروں کو بالخصوص اپنے واقف زندگی بھائیوں میں کے سپرد کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ کی خدمت اور انتظامی ذمہ داریوں کا بوجھ ہے کی توجہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے مضمون کے اس حصہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں اُنہوں نے کمال درد سے تمام جماعت سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ خلا جو حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے پیدا ہوا ہے۔ اسے پُر کرنے کی کوشش ہم سب کا فرض ہے۔

موجودہ مادی کشمکش کے دور (باقی ص[illegible] پر)

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ

مبارک تحریک

وقف جدید

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ انچارج وقف جدید قادیان

تبلیغ واشاعت اسلام کے فریضہ کی ادائیگی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ المصلح الموعود ایدہ الودود نے تحریک جدید کے بعد وقف جدید کی مبارک تحریک کا اجرا قریباً چھ سال قبل فرمایا۔ اور اس تحریک کا یہ چھٹا سال ہے۔ ہندوستان میں اس تحریک کا کام لطور انچارج میرے سپرد ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ آمدہ چندوں سے تبلیغ کی توسیع کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت اس صیغہ کے ماتحت چھ معلمین کام کر رہے ہیں۔ وہ مکتب جاری ہیں کہ جن کا نتیجہ بہت امید افزا نکلا ہے۔ ان معلمین کے ذریعہ اس وقت تک قریباً ساڑھے تین صد بیعتیں ہو چکی ہیں اور ہندوستان میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی موجودہ ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے توسیع تبلیغ کی صورت صرف اسی تحریک کے ذریعہ نظر آتی ہے۔ اس تحریک کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض ارشادات بغرض یاددہانی پیش ہیں تاکہ اس تحریک کی اہمیت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ سے ہی احباب کو مستحضر ہو جائے۔

حضور نے فرمایا کہ

۱:۔ "یہ تحریک خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے اسلئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔

خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتوں کو آسمان سے اُتارے گا"

۲:۔ میرے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ کچھ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بیداری سے کام لے رہی ہے۔ مگر کام کی اہمیت اور اس کی وسعت کو دیکھتے ہوئے ابھی آپ لوگوں کو قربانیوں کا معیار اور بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ دیہاتی جماعتوں کی تربیت لاکھوں روپے خرچ کی متقاضی ہے۔ پس میں افراد جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ مجھے اپنی دعاؤں سے کام لیں اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں پیش کریں تاکہ صحیح اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کیا جا سکے"

۳۔ "میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اس غفلت کا ازالہ کرنا چاہیئے نہ صرف اپنے وعدوں کو پورا کرنا چاہیئے بلکہ انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعتوں کی طرف سے نئے سال (وقف جدید) کے وعدے گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ پیش ہوں۔ کیونکہ جب تک وقف جدید کی مالی حالت مضبوط نہ ہوگی ہم معلمین کی تعداد بڑھا نہیں سکتے"

۴۔ وقف جدید کو مضبوط کرو۔ ہمت کرو۔ خدا برکت دے گا۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضٰ نے یہی بتایا تھا کہ میرے زمانہ میں احمدیت پھیلے گی۔ وقف جدید کا کام پھیل رہا ہے۔ چندہ ضرورت سے کم ہے"

اس کے بعد اواخر اگست ۱۹۶۳ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کرام کو اس طرف پھر توجہ دلا کر فرمایا کہ

"یہ تحریک بہت مبارک ہے اس لئے سب دوستوں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ جن دوستوں نے وعدے کئے ہیں وہ ادا کریں اور جنہوں نے تا حال حصہ نہیں لیا وہ حصہ لے کر خدا کی رحمت اور اس کے فضل کے وارث ہوں۔" (الفضل ۲۸ $\frac{8}{63}$)

ہمارا ملک بڑا وسیع ہے لیکن اسلام واحمدیت کی تبلیغ وترویج واحیاء کے لئے ہماری مساعی ناقابلِ ذکر ہیں۔ بے شک احباب جماعت پر دیگر چندہ جات کا بوجھ ہے اور وہ مسلسل قربانی کر رہے ہیں لیکن ان کی یہ مخلصانہ جدوجہد رائیگاں نہیں جائے گی بلکہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی خاص اور متواتر تائید ونصرت ان کے شامل حال رہے گی۔

پس میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کار ثواب میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ جو اس میں شامل نہ ہو۔ اس کا چندہ صرف چھ روپے سالانہ ہے۔ دو تین افراد بھی مل کر شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کے تعلیمی، تبلیغی و تربیتی فوائد بہت زیادہ اور دور رس ہیں۔ ہمارے ملک کی وسعت تقاضا کرتی ہے کہ سب احباب کرام اس میں شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ملک کے ہر حصہ میں معلمین اور مدارس کا نظام وسیع کرنے میں مدد دیں۔ اس وقت اس چھٹے سال کی تین سہ ماہیاں گذر چکی ہیں۔ لیکن وعدہ جات کی میزان اور چندہ جات کی آمد بہت کم ہے۔

برادران جماعت! یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اس نے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے اس لئے یہ ہو کر رہے گا۔ ہاں ہم سے یہ سوال ضرور ہوگا کہ ہم نے "وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" پر کہاں تک عمل کیا ہے۔ ورنہ ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی ~~ بمنت ازو شناس کہ بخدمت بداشتت

بمنت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ

قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا!

اس لئے ہمارا فرض ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں میں سے بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار

مرزا وسیم احمد انچارج وقف جدید قادیان ۱۵ $\frac{9}{63}$

درخواست دعاء ان دنوں خاکسار ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اس عاجز کو اس مقدمہ میں باعزت بری فرما دے۔ آمین۔

خاکسار ذوالفقار علی خاں احمدی کیرنگ

مشرق و مغرب کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے وصال پر

گہرے حزن و ملال اور دلی تعزیت کا اظہار

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مختلف ممالک اور مختلف سرزمینوں کی جماعتہائے احمدیہ میں غم واندوہ اور حزن و ملال کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور مشرق و مغرب کی ان جماعتوں کے جملہ افراد کیا مرد اور کیا عورت کیا بچے اور بوڑھے سب ہی سراپا درد بن کر آپ کے درجات بلند ہونے اور قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف ہیں۔ یورپ امریکہ افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں اور احباب کی طرف سے درجنوں کی تعداد میں بذریعہ تار تعزیتی پیغام ربوہ موصول ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل کئے جاتے ہیں

جماعت احمدیہ انگلستان

مکرم چوہدری رحمت خاں صاحب امام مسجد لندن کیبل گرام کے ذریعہ جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں:-

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات برطانیہ کے جملہ احمدی احباب کے لئے انتہائی درد و کرب اور غم واندوہ کا باعث ہوئی حضرت میاں صاحب موصوفؓ کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی المناک سانحہ ہے اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کی مقدس و مطہر روح پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت کو یہ صدمۂ عظیم صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ اسپین

مبلغ اسپین مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر اسپین کے احمدی احباب کی طرف سے دلی غم واندوہ اور ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے میڈرڈ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:-

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر یہاں کے جملہ احمدی احباب کے لئے انتہائی صدمہ کا موجب ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسپین کے جملہ احباب گہرے حزن و ملال اور دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔"

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے اپنی طرف سے اور سوئٹزرلینڈ کے نومسلم احمدی احباب کی طرف سے حسب ذیل تعزیتی پیغام بذریعہ تار ارسال کیا:

"قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر یہاں ہم سب کے لئے انتہائی صدمہ اور غم واندوہ کا موجب ہوئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ حضرت قمر الانبیاء کی روح پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ خاکسار سوئٹزرلینڈ کے تمام نومسلم احمدی اور دیگر احباب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔"

جماعت احمدیہ ہمبورگ (مغربی جرمنی)

امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہم سب کے لئے شدید صدمہ اور غم واندوہ کا موجب ہوئی۔ مغربی جرمنی کی جملہ جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے دلی ہمدردی اور تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ صدمۂ عظیم صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

جماعت احمدیہ ہالینڈ

امام مسجد ہیگ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اپنے تعزیتی تار میں مطلع کرتے ہیں:-

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر جماعت احمدیہ ہالینڈ کے لئے انتہائی طور پر شدید صدمہ کا موجب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کو جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ ہالینڈ کے جملہ احمدی احباب تمام جماعت اور بالخصوص خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔"

جماعت احمدیہ واشنگٹن (امریکہ)

واشنگٹن مشن کے مبلغ انچارج مکرم سید جواد علی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:-

"سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اندوہناک وفات کی خبر سنکر شدید صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مقدس روح پر اپنی بیشمار برکتیں نازل فرمائے اور ہمیں اس عظیم جماعتی نقصان کو صبر و صلوٰۃ سے برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ سب احباب کو اطلاع کر دی گئی ہے اور نماز جنازہ غائب ادا کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔"

جماعت احمدیہ کینیا (مشرقی افریقہ)

مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ) مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نیروبی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:-

"جماعت احمدیہ کینیا کے جملہ احباب کو سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا انتہائی صدمہ ہوا۔ آپ کی وفات سے جماعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ جماعت اپنے ایک نہایت واجب الاحترام اور بلند پایہ قائد کی رہنمائی اور قیمتی مشوروں سے محروم ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعت احمدیہ کینیا کے جملہ افراد اپنے آقا و مولا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں بہت بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی مقدس و مطہر روح پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے

آمین۔"

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ)

مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تار مرسلہ از فری ٹاؤن میں اطلاع دیتے ہیں:-

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر سن کر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے احباب کو انتہائی صدمہ ہوا فوری طور پر ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے اس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی

"ہم ممبران جماعت احمدیہ سیرالیون نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی دردانگیز خبر غمناک و محزون قلوب اور نمناک آنکھوں کے ساتھ سنی۔ آپ نے اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو بے لوث عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ جماعت احمدیہ کی آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ ہی مشعل راہ کا کام دیتی رہیں گی اور انہیں بھی اسی جذبہ و جوش اور اخلاص کے ساتھ خدمات بجالانے پر ابھارتی رہیں گی۔ آپ کی وفات بلاشبہ ایک ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ حضرت میاں صاحب موصوفؓ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔"

جماعت احمدیہ نیویارک (امریکہ)

مبلغ نیویارک مکرم اے۔ جی صوفی صاحب اپنے برقی پیغام میں لکھتے ہیں:-

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر نیویارک کے احمدی احباب کو انتہائی صدمہ ہوا۔ وہ اس سانحۂ عظیم پر اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مرحوم کی روح پر اپنے انوار و برکات نازل فرمائے اور آپ کی وفات سے جو عظیم خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے خاص فضل سے جلد پُر فرمائے۔ آمین!"

جماعت احمدیہ برٹش گی آنا

مبلغ برٹش گی آنا مکرم جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے مرسلہ تار کا متن درج ذیل ہے:-

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا۔ آپ کا وجود بہت مقدس و مبارک تھا۔ اور اس دنیا میں ایک مجسم نور کی حیثیت رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔"

جماعت احمدیہ ایران

ممبران جماعت احمدیہ ایران نے حضرت

میاں صاحب موصوفؓ کے وصال کی اندوہناک خبر سنتے ہی حسب ذیل تعزیتی تار ارسال کیا۔

اپنے جان و دل سے عزیز اور واجب الاحترام بزرگ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے متعلق ریڈیو پاکستان کی نشر کردہ خبر سنکر انتہائی صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہماری طرف سے دلی تعزیت قبول ہو۔ آپ کی وفات نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ پوری دنیائے اسلام کے لئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے۔ نماز جنازہ غائب ادا کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر فضل و رحمت کی بارش نازل کرے اور اس عظیم جماعتی سانحہ پر ساری جماعت کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔“

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا

انڈونیشیا کی جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ مکرم سید شاہ محمد صاحب جاکرتہ سے تعزیتی تار ارسال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا میں شدید غم و اندوہ اور درد و الم کی حالت میں سنی گئی۔ انڈونیشیا کی غمزدہ جماعت اس عظیم جماعتی سانحہ میں برابر کی شریک ہے۔ دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ سنگاپور

مبلغ سنگاپور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اپنے تعزیتی پیغام میں رقمطراز ہیں:-

” حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے جماعت احمدیہ سنگاپور کے جملہ احباب کو شدید صدمہ ہوا۔ براہِ کرم ہماری جماعت کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ دیگر احباب جماعت تک دلی ہمدردی اور تعزیت کا پیغام پہنچا دیں۔“

جماعت احمدیہ ملایا

مبلغ ملایا مولوی محمد سعید صاحب انصاری کوالالمپور سے بذریعہ تار تعزیتی تار ارسال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر ملایا کے جملہ احمدی احباب کے لئے انتہائی صدمہ اور گہرے حزن و ملال اور غم و الم کا باعث ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کو جنت الفردوس میں اپنا خاص قرب عطا فرمائے۔ جملہ احباب اس جماعتی سانحہ پر قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔“

جماعت احمدیہ فلپائن

جماعت احمدیہ فلپائن کے صدر مکرم [illegible] بذریعہ تار تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

” حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا۔ جملہ احمدی احباب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ)

مبلغ یوگنڈا مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما جنجہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:-

جماعت احمدیہ یوگنڈا کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

” حضرت میاں صاحبؓ کی وفات ایک عظیم جماعتی نقصان ہے جملہ ممبران جماعت عہد کرتے ہیں کہ وہ اسلام کو دنیا میں سربلند رکھنے کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گے نیز اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت میاں صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ)

احمدیہ مشن ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد منور صاحب نے دار السلام سے حسب ذیل تعزیتی تار ارسال کیا ہے:-

” حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کے لئے شدید صدمہ اور غم و اندوہ کا موجب ہوئی۔ آپ کی وفات جماعت کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے خاکسار اپنی طرف سے اور ٹانگانیکا کے جملہ احمدی احباب کی طرف سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔“

جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ)

رئیس التبلیغ مغربی افریقہ و امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا مکرم نسیم سیفی صاحب لیگوس سے اپنے مرسلہ تار میں رقمطراز ہیں:-

” حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر یہاں سب کو شدید صدمہ ہوا۔ آپ کا عظیم روحانی اثر اور اسلام و احمدیت کے لئے آپ کی عظیم الشان خدمات ہمیشہ یادگار رہیں گی اور آپ کے نام کو ہمیشہ تازہ رکھیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے اور خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کو یہ عظیم صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ گھانا (مغربی افریقہ)

امیر جماعت احمدیہ گھانا مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اپنے تار مرسلہ از سالٹ پانڈ میں رقمطراز ہیں:-

” حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر متوقع وفات کی خبر شدید صدمہ اور غم و الم کا موجب ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سلطان القلم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحب قلم نامور فرزند کی وفات سے جماعت میں جو عظیم خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے جلد پُر فرمائے۔ جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں گھانا کی تمام جماعتوں میں نماز جنازہ غائب ادا کی جا رہی ہے۔“

جماعت احمدیہ لائبیریا (مغربی افریقہ)

مبلغ لائبیریا (مغربی افریقہ) منروویا سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

” جماعت احمدیہ لائبیریا کے جملہ احباب کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ایسا فضل فرمائے کہ وہ حضرت میاں صاحبؓ کی مقدس روح پر انوار و برکات کی بارش نازل فرمائے آمین۔

جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ)

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا (مغربی افریقہ) باتھرسٹ سے مرسلہ تار ارسال کرتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں:-

” جماعت احمدیہ گیمبیا کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر سنکر شدید صدمہ اور قلق ہوا۔ جماعت کی طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں حضرت میاں صاحبؓ کے درجات بلند فرماتے۔

جماعت احمدیہ کماسی گھانا

مبلغ کماسی گھانا مغربی افریقہ مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب اپنے تعزیتی تار میں مطلع فرماتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کماسی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر انتہائی صدمہ اور غم و اندوہ کے عالم میں سنی گئی۔ دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی طاقت عطا کرے۔“

جماعت احمدیہ بوجی بے۔ سیرالیون

مبلغ بوجی بے سیرالیون مغربی افریقہ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب بو سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں

جماعت احمدیہ بوجی بے غم و اندوہ کے شدید احساس کے ساتھ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور تمام جماعت کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جماعت احمدیہ لبنان کی تعزیتی قرارداد

” ہم سب افراد جماعت احمدیہ لبنان نے یہ نہایت اندوہناک خبر کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں ہمیشہ کیلئے داغِ مفارقت دے گئے انتہائی غم و اندوہ کے عالم میں سنی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس طرح اچانک وفات جماعت احمدیہ کے لئے ایک نہایت ہی المناک جانکاہ حادثہ ہے ہمیں آپ کی اچانک وفات پر اس قدر شدید صدمہ ہوا ہے جو بیان سے باہر ہے افسوس صد افسوس کہ آج دنیائے احمدیت سے قمر الانبیاء چھپ گئے آپ جماعت احمدیہ کے ایک زبردست ستون تھے اور اسلام اور احمدیت کے عظیم پہلوان تھے۔ آپ ایک نہایت ہی قابل مورخ اور زبردست مصنف اور نہایت ہی کامیاب و ذہین محقق تھے۔ آپ کا قلم اور بیان لطافت لئے ہوئے جو کتب قیمہ کا بے بہا خزانہ چھوڑا ہے وہ رہتی دنیا تک لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوگا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے ایک مشفق باپ کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ہر کسی کے ہمدرد و غمگسار تھے اور تمام دنیا میں دور دراز کے ملکوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے دلوں کو بھی آپ نے اپنے محبانہ و مشفقانہ سلوک سے ایسا موہ لیا تھا کہ گویا آپ ان کے پاس ہی بستے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں آپ جیسے مبارک وجود جو روحانیت، تقویٰ و طہارت، سادہ زندگی اور عمل کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ نمونہ ہوں قلیل تعداد میں اور نادر طور پر ہی پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جب ہمیں یہ خیال آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیشگوئی کا ایک اور انمول موتی ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا تو ہمارے شدتِ غم و افسوس کے روح کانپ جاتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس طرح اچانک وفات جماعت احمدیہ کیلئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے اور ایک ایسا صدمہ ہے جسے برداشت کرنے کی طاقت نظر نہیں آتی لیکن اب مولا کریم کی مرضی کے سامنے صبر کے سوا اور کوئی چارہ نہیں چنانچہ ہم مشیت ایزدی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

اس افسوسناک موقع پر ہم سب افراد جماعت احمدیہ لبنان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل بیت اور افراد خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ مولا کریم حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کے درجات کو بلند تر فرماتا چلا جائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو اور جماعت احمدیہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔ اور جماعت احمدیہ کے اس نقصان عظیم کو خود ہی اپنے فضلوں سے پورا فرمائے آمین یا رب العالمین۔ ہم ہیں غمزدہ خاکساران افراد جماعت احمدیہ لبنان

(الفضل ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال پر

جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے گہرے رنج و الم کا اظہار اور تعزیتی قراردادیں

(۲)

منجانب مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

آج مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان اپنے غیر معمولی اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رضی اللہ عنہ کی انتہائی المناک اور روح فرسا وفات پر دلی رنج اور گہرے صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ۔ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم خدائی نشانات کے ایک خاص مظہر تھے۔ دینی اور دنیوی علم سے خدا تعالیٰ نے آپ کو بہرہ ور فرمایا تھا۔ جس سے قریباً پچاس سال تک ایک عالم فیضیاب ہوتا رہا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم ساری جماعت کے لئے اطمینان و تسکین کا باعث تھے۔ جماعت کی روحانی ترقی اور تربیت کے لئے آپ ہمیشہ موعظۂ حسنہ اور حکمت سے راہ نمائی فرماتے۔ نیز آپ کے پُر تاثیر کلام اور وجد آفرین تحریر دل میں ایک اچھوتی اور خوشگوار نقش پیدا کرتی تھی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست و بازو کی حیثیت سے گذشتہ نصف صدی میں علمی، اصلاحی تربیتی اور انتظامی لحاظ سے اسلام اور احمدیت کی جو اہم خدمات سرانجام دیں اور جس طرح آپ نے عمر بھر جماعتی کاموں اور بوجھوں کو اپنے کندھوں پر لیا۔ وہ نوجوانانِ احمدیت کے لئے ایک شاندار نمونہ اور مشعلِ راہ ہیں۔ ایسی روحانی اور فعال شخصیت کی ناگہانی وفات سے جماعت میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کو جماعت کا ہر طبقہ شدت سے محسوس کر رہا ہے اور اس کمی کو خدا تعالیٰ کا غیر معمولی فضل ہی پورا کر سکتا ہے

ہم جملہ اراکین مجلس وقف جدید قادیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، ان کے برادران و ہمشیرگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور تمام جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات سلسلہ میں جاری رکھے۔ آپ کے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو اس سانحہ ارتحال پر صبر جمیل کی توفیق دے اور محض اپنے فضل سے اس عظیم خلا کو پُر فرمائے جو آپ کی وفات سے محسوس ہو رہا ہے۔ اور سلسلہ کی ترقی اور عظمت کے لئے غیر معمولی سامان پیدا فرما دے۔

آمین۔

ہم ہیں
اراکین مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر انتہائی غم اور دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد ہونے کے لحاظ سے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے قمر الانبیاء کا خطاب پانے کی وجہ سے جماعت کے لئے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ آپ کے مقدس وجود مسعود کے ساتھ بے شمار برکات وابستہ تھیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار تھے۔ آپ نے اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کئے رکھی۔ علمی اور انتظامی لحاظ سے وہ وہ کار ہائے نمایاں سرانجام دیئے اور خدمت کا ایک ایسا ریکارڈ قائم کر دکھایا کہ آنے والی نسلیں قیامت تک اس پر فخر کرتی اور محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی رہیں گی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال کے قریب تھی۔ یہ صدمہ جو جماعت کی کمر توڑ دینے والا تھا۔ آپ کے پائے ثبات کو لغزش پیدا نہ کر سکا اور آپ نے اپنے بزرگ بھائی کی اقتدا میں صبر و استقامت کا جو نمونہ دکھایا۔ وہ نوجوانانِ احمدیت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ بہت چھوٹی عمر میں آپ نے خدمتِ اسلام کا عہد باندھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تا دمِ آخر اس خوبی سے اس عہد کو نبھایا کہ جماعت کے نوجوانوں اور بوڑھوں سب کے لئے ہمیشہ ایک درخشندہ مثال کے طور پر زندہ رہے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی بالغ نظری اور غیر معمولی ذہانت و فراست کی وجہ سے اپنے عہدِ خلافت میں آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر مقرر فرمایا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقعہ پر جبکہ آپ کی عمر صرف اکیس سال تھی۔ آپ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ راست ثابت ہوئے اور اس چھوٹی سی عمر میں جماعت کی بڑی بڑی ذمہ داریاں آپ پر ڈالی گئیں۔ جنہیں آپ نے ایک پختہ کار اور تجربہ کار انسان کے سے تدبر کے ساتھ عمدگی اور خوبی سے ادا کیا۔ جب آپ نے ۱۹۱۶ء میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ تو جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آپ نے بطور استاد کام کیا۔ ریویو آف ریلیجنز اور روزنامہ الفضل میں ادارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ انگریزی تفسیر القرآن کے سلسلہ میں بھی آپ نے نہایت قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ نیز ناظر تعلیم و تربیت۔ ناظر تالیف و تصنیف ناظر اعلیٰ، ناظر خدمتِ درویشان اور صدر نگران بورڈ وغیرہ کے طور پر آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے انتظامی شعبوں کی نہایت اعلیٰ اور حسن و خوبی کے ساتھ رہنمائی فرمائی۔ اور پھر ایسا گراں بہا لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا کہ آنے والی نسلیں قیامت تک آپ کی زیر بار احسان رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی مقدس و مطہر روح پر اپنے انوار و برکات کی بے اندازہ بارش نازل فرمائے۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی قرب عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو حضرت میاں صاحب کی برکات رہ[...] سے ہونے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ دل قربان نثار آپ کی وفات سے ہمارے دل آپ کی جدائی سے غمگین ہیں۔ اور آنکھیں خون کے آنسو بہا رہی ہیں۔ لیکن زبان پر صبر و رضا اور اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر راضی رہنے کے الفاظ کے سوا اور کچھ نہیں ہے ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

قمر الانبیاء کی یاد میں

شب درمیان چہارشنبہ و پنجشنبہ ۴ و ۵ ستمبر بوقت ایک بجے بوقت صبح یاد کر کے عزیزی قریشی عطاء الرحمٰن کو لکھائے ــــ اکمل۔

ستارے ڈوبتے دیکھے تھے امشب تو قمر ڈوبا
وہ مشرق میں نہاں دیکھا تو مغرب میں ہے پوشیدہ

نویدِ صبح کی امید تھی اب تک اندھیرا ہے
شفق پھولی ہے آنکھوں میں تو دل ہے سخت رنجیدہ

چمن میں لالہ و گل کی فراوانی تو دیکھی تھی!
مگر اب دیکھیے کیا دیکھتی ہے خوں فشاں دیدہ

قیادت کے لئے اصحابِ علیہ دو ہی پائے ہیں
کہ بادہ کش پرانے اُٹھ گئے رسنجیدہ سنجیدہ

خبر تھی وحیِ احمد میں کہ دو شہتیر ٹوٹے ہیں
حذر اے قوم چھت ہونے نہ پائے جلد بوسیدہ

ملے تھے چار بیکس عمر پانے والا اک نکلا!
نشانِ مصلح موعود یہ بھی تھا مواعیدہ

دعا ہے اکملِ غمناک کی ابرِ کرم برسے
ثمر اب ختم ہوتے جا رہے ہیں چیدہ چیدہ

اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ سیدہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو نیز اللہ تعالیٰ اس صدمہ میں ساری جماعت کو خود تسلی دے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار مرزا وسیم احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جماعت احمدیہ اڈنگو (آندھرا)

آج مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۶۳ء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات کی افسوسناک خبر ملنے پر جماعت احمدیہ اڈنگو رکھا بنگالی کا جلاس ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

"قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے اندوہناک سانحہ ارتحال پر جماعت احمدیہ اڈنگو اپنے دلی رنج و غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت صاحبزادہ صاحب کا مبارک وجود اسلام اور احمدیت کے لئے ایک فال مقدس کا حامل تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے گذشتہ نصف صدی کے قریب سلسلہ احمدیہ کی جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ آپ کے بلند مقام کو نمایاں کرتی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور آپ کی روح کو اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس والدین اور سید ولد آدم سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ دے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد مقدس اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام احباب جماعت کو صبر جمیل اور اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح سے ان مقدسین اور افراد جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار محمد قاسم
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اڈنگو ضلع محبوب نگر (آندھرا)

لجنہ اماء اللہ مدراس

ممبرات لجنہ اماء اللہ کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد کے ذریعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

"حضرت میاں صاحبؓ جیسی ہستی کا ہم میں سے اٹھ جانا ایک سخت ناقابل تلافی سلسلہ احمدیت صدمہ ہے جس سے کہ تمام جماعت احمدیہ کو دوچار ہونا پڑا ہے۔ .... ہم .... اپنے دل سخت مغموم محزون اور افسردہ ہیں۔ آپ نہ صرف ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظور نظر تھے۔ بلکہ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنی زندگی وقف کئے رکھی آپ کی وفات ہمارے لئے دوہرے صدمے کا باعث ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ مدراس آپ کی المناک وفات پر اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور حضرت آپا مبارکہ بیگم صاحبہ اور آپا امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور ام مظفر احمد صاحب اور ان کے تمام متعلق خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہوئی خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ مولا کریم سب خاندان کا حافظ و ناصر ہو اور تمام جماعت پر اپنا رحم اور فضل نازل کرے اور جو خلا جماعت میں آپ کی وفات سے ہوا اپنے فضل سے پُر کرے۔

کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ مدراس

جماعت احمدیہ رانچی

جماعت احمدیہ رانچی کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ٹیلیگرام حضرت قمر الانبیاء کا المناک سانحہ ارتحال کی اطلاع ملی کہ افراد جماعت میں بے حد غم و افسردگی کی لہر آن کی آن میں دوڑ گئی اور غیر احمدی افراد جنہوں نے حضرت قمر الانبیاء کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اور کر رہے ہیں انہیں بھی سخت صدمہ پہنچا اور ہمارے ساتھ شریک غم ہوئے گئی نماز جمعہ کے بعد حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ غائب پڑھا گیا بعد جنازہ ہم نے دعا کی ہم نے منظور کیا کہ حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندوہناک سانحہ ارتحال پر جماعت احمدیہ رانچی اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جملہ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں دلی ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قمر الانبیاء صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کی گرانقدر نصائح زریں تصانیف پر ہم سب کو عمل پیرا ہونے اور استفادہ کی توفیق بخشے۔ اور آپ کی وفات حسرت آیات سے جو بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اس کی اپنے فضل سے تلافی فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔

غمگین دل خاکسار
سید بدر الدین احمد عفی عنہ معلم وقف جدید رانچی

جماعت احمدیہ بھرت پور (مغربی بنگال)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اچانک اطلاع مقامی احمدیوں کے لئے بے حد صدمہ کا باعث ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خبر ملتے ہی ابراہیم پورہ، بھرت پور اور رانگا پور کے تمام احمدیوں کو مطلع کر دیا گیا۔ اور بعد نماز مغرب مکرم یعقوب حسین صاحب کی صدارت میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مرحوم رضی اللہ عنہ کی بلند پایہ شخصیت پر مختصر تقریر کے بعد نماز جنازہ غائب ادا کی گئی اور بعدہ حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے جماعت پر بے شمار احسانات ہیں آپ نے جماعت کے لئے اور بعد میں آنے والوں کے لئے کتب کا بیش بہا قیمتی خزانہ چھوڑا ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشیر اولاد میں سے تھے۔ آپ نے سلسلہ کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست راست تھے۔ اور جماعت کے لئے مجسم رحمت۔ آپ کی جدائی سب احمدیوں کے لئے بڑے صدمہ کا موجب ہے۔ ہم سب حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کی سوگوار بیٹوں اور آپ کی بیگم صاحبہ اور تمام اولاد اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دل سوزی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے اعلیٰ درجات پر فائز فرماتے اور آپ کے جملہ اقربین کو صبر جمیل دے اور تمام افراد جماعت کو آپ کے نیک نمونہ اور قیمتی نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار عبد المطلب
مبلغ بھرت پور مغربی بنگال

لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ ملکانہ

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبرا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے بشیر اولاد میں سے تھے۔ آپ کی زندگی خدمت دین میں گذری۔ آپ کا زہد و تقویٰ اور خدمت دین کا جذبہ سب کے لئے مشعل راہ ہے اور آپ کی خدمت دین تا ابد احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ ہم لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ آپ کی وفات پُر ملال کو ایک صدمہ عظیم سمجھتی ہیں۔ اور اس صدمہ عظیمہ پر ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبرا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور دیگر صاحبزادگان اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین اعلیٰ ترین مقامات عطا فرماوے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب اور جوار میں رکھے۔ آمین اور ہمیشہ آپ پر سلامتی اور رحمت نازل فرماتا رہے اور درجات کو بلند فرماوے (آمین) اللّٰھم آمین۔

عاجزہ نور النساء
قائمقام صدر لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبرا

جماعت احمدیہ بمبئی

حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب کے ٹیلیگرام سے جماعت احمدیہ بمبئی کو حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس خبر سے جماعت احمدیہ بمبئی کو جو صدمہ ہوا افسوس ہے وہ ضبط تحریر میں نہیں آسکتا۔ اور یہ بات کچھ جماعت احمدیہ بمبئی ہی پر موقوف نہیں بلکہ ہر وہ احمدی جو حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ کے مقام و منصب سے واقف ہے اس کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے اس خبر کے معلوم ہونے پر سارے احمدیوں کو جماعت میں دور تک ایک خلا سا معلوم ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے باعث بہت دنوں سے آپ ہی کی ذات ستودہ صفات تبلیغی۔ اخلاقی اور تنظیمی معاملات کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ اور آپ تنہا بار عظیم خلافت و تکالیف کے محسن و خوبی سلسلہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کی صحبت میں تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد دل کا بوجھ ہلکا اور سینہ مسرت و بشاشت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا تھا۔ آپ کو خدا نے نہایت بارعب اور پروقار چہرہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کے سلوک میں وہ کشش تھی اور آپ کی گفتگو میں وہ حلاوت تھی جو ایک گھڑی کے بعد سالہا سال تک یاد رہتی تھی۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ ایک ہمدرد باپ، ایک خیر خواہ معلم اور ایک تجربہ کار رہنما کے وجود سے محروم ہو گئی ہے آپ کی شخصیت میں تاریکی میں روشنی دکھائی تھی اور ہم لوگ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

تعالےٰ کی علامت کے باوجود اپنے آپ کو کم عمری کے عالم میں ہی پالتے تھے۔ اب کہ خدا نے یہ نعمت عظمیٰ ہم سے واپس لے لی اس کے سوا ہم کیا کہیں کہ خدا ہم احمدیوں کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔
"مردے از غیب بروں آید و کارے بکند" کی جو سنت چلی آرہی ہے خدا جلد وہ سنت جماعت احمدیہ میں بھی جاری فرمائے۔ آمین۔
جماعت احمدیہ بمبئی اس موقعہ پر اپنے گہرے صدمہ اور افسوس کا اظہار کرتی اور یہ فیصلہ کرتی ہے کہ یہ تاثرات حضرت میاں وسیم احمد صاحب، خاندان حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پہنچائے جائیں۔ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کو اس صدمۂ جانکاہ پر اجر وافر عطا فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین
محمد سلیمان
صدر جماعت احمدیہ بمبئی

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ سونگھڑہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولادوں سے تھے۔ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس کے ذریعہ پاک اور خدمت دین والی زندگی پانے اور احیاء دین کے کاموں میں نمایاں طور پر حصہ لینے کی بشارت دی۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رض کی زندگی خدمت دین کرتے ہوئے گزری۔ آپ کا زہد و تقویٰ اور خدمت دینیہ کا جذبہ جماعت احمدیہ کے لئے مشعل راہ ہے۔ اور آپ کی خدمات دین تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔
ہم آپ کی وفات پُرملال کو جماعت احمدیہ کے لئے ایک صدمۂ عظیم سمجھتے ہیں اور اس پر ہم ممبران جماعت احمدیہ سونگھڑہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ و حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب رض اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب و دیگر صاحبزادگان اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس سانحہ ارتحال کو جماعت کے لئے ہم صدمۂ عظیمہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ قرب میں مقامات عطا فرماوے اور حضرت مسیح موعود کے قرب اور جوار میں رکھے۔ اور ہمیشہ سلامتی و رحمت نازل فرماتا رہے اور درجات بلند فرمائے آمین اللّٰہم آمین۔
خاکسار سید حسام الدین احمد
امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ

منجانب صوبائی انجمن جماعتہائے احمدیہ کشمیر

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رض ایم۔ اے کی وفات حسرت آیات کی خبر جماعتہائے احمدیہ صوبہ کشمیر کے لئے انتہائی رنج و غم کا باعث ہوئی ہے۔ یہ المناک اور غمناک خبر نہ صرف دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں کے لئے ایک بھاری صدمہ ہے بلکہ اُن اعلیٰ درجہ کی اسلامی خدمات اور گرانقدر تصانیف، ہمارا خدا، سیرت حضرت خاتم النبیین، سیرت المہدی، تبلیغ ہدایت، اسلام اور اشتراکیت وغیرہ کی بنا پر گویا تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ صوبہ کشمیر کی جماعت ہائے احمدیہ کی نمائندگی میں صوبائی مجلس عاملہ حضرت میاں صاحب موصوف رض کی اس رنج دہ وفات پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ محترمہ ...... اور آپ رض کے جملہ افراد خاندان اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تمام ذریت طیبہ کے ساتھ اس رنج و غم میں شریک ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ رض کے درجات بلند فرمائے اور جماعت احمدیہ کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت موصوف رض کو اُن کی تمنا کے مطابق بلاحساب جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر سید المرسلین اور حضرت مسیح موعودؑ کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ فقط
ممبران مجلس عاملہ صوبائی جماعتہائے احمدیہ کشمیر

لجنہ اماء اللہ بنگلور

لجنہ اماء اللہ بنگلور کی ممبرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی زندگی کا ہر گھڑی اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے وقف تھی۔ اسلام کی فضیلت اور دوسرے مذاہب پر اس کی برتری ثابت کرنے کے لئے کتب جو آپ نے تصنیف فرمائیں آپ کی یادگار رہ گئی ہیں۔ آپ کا عظیم وجود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی بابرکت تھا۔ لجنہ بنگلور اس سانحۂ عظیمہ پر اللہ تعالےٰ کے حضور دعاگو ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی جملہ برکات ہم میں جاری رکھے آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو صحت کاملہ والی عمر عطا فرمائے تا حضور پہلے سے زیادہ جماعت کی نگرانی اور راہنمائی فرمائیں۔ آمین۔
خاکسار رضا اختر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور

جماعت احمدیہ زورہ مانلو (کشمیر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر یہاں جمعہ کے روز ملی۔ سنتے ہی تمام جماعت میں رنج و الم کی لہر دوڑ گئی۔ بے حد صدمہ ہوا۔ بعد نماز جمعہ خاکسار نے حضرت مرحوم رض کے مختصر سوانح بیان کئے جماعت کو نہایت درجہ اس بات کا احساس ہے کہ آپ رض کی وفات سے بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ جسے ہمارا آسمانی آقا ہی اپنے فضل سے پُر کر سکتا ہے۔ ہم سب افراد جماعت اس صدمہ عظیمہ پر خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد سے اور حضرت میاں صاحب کے تمام پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائب ادا کی۔
خاکسار
غلام محمد صدر جماعت احمدیہ زورہ مانلو (کشمیر)

رسول پور اڑیسہ

قادیان سے بذریعہ تار قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نہایت درجہ المناک اور روح فرسا رحلت کی خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
اس اندوہناک خبر سے سخت صدمہ پہنچا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رض حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی مبشر اولاد میں سے تھے آپ رض زہد و تقویٰ اور خدمات دین بجالانے میں بے مثل تھے۔ اور آپ رض کی زندگی خدمت دین کرتے ہوئے گزری۔ مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات یقیناً ایک ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ رض کو فردوس بریں میں اپنے مقدس باپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ عطا کرے۔ آمین۔ اللّٰہم آمین۔ خاکسار اپنی اپنے خاندان اور علاقہ کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے اپنے دلی رنج اور غم کا اظہار کرتا ہے نیز حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد سے گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم عاجز ان پر فضل کرے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین
خاکسار
سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ وارد رسول پور اڑیسہ۔

صوبائی مجلس عاملہ اڑیسہ

آج مورخہ ۸ر ستمبر ۱۹۶۳ء کو اڑیسہ کی صوبائی مجلس عاملہ کے غیر معمولی اجلاس کٹک میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی المناک وفات کے متعلق پاس کیا گیا جس کی ایک نقل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔
حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کی وفات ہماری جماعت کے لئے نقصان عظیم کا باعث بنی جس کی تلافی محال نظر آتی ہے۔
حضرت ممدوح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے تھے جن کو خدائے ذوالجلال کی طرف سے قمر الانبیاء کا خطاب دیا گیا ہے۔ ہماری آنکھوں نے اس مقدس وجود کے بے شمار الطاف و عنایات کو نہ صرف دیکھا بلکہ بغور دیکھا کہ آپ واقعی اپنے کارناموں کی وجہ سے اس خطاب کے حق گو تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس طویل علالت میں آپ نے جماعت کو بہت سنبھالا ہوا تھا۔ آپ جماعت کے لئے ایک سپر تھے جو ہر موقعہ پر مختلف ابتلاؤں سے بچاتے ہوئے کاروان احمدیت کو منزل مقصود کی طرف لئے جا رہے تھے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی اندوہناک رحلت دراصل جماعت کے لئے ایک زبردست تازیانہ ہے جس کے صدمہ سے ایک طرف ہم سب کے دل انتہائی غمزدہ و محزون ہیں تو دوسری طرف جماعتی و دینی ذمہ داریوں کی بجا آوری کا احساس بے چین کئے دیتا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کا وجود ساری جماعت کی تربیت و اصلاح و تزکیہ نفوس کے لئے نہایت ضروری و قیمتی وجود تھا جو آج ہم سے جدا ہو کر مالک حقیقی سے جا ملا ہے۔ جانے والا ہے سب کو پیارا اسی پہ اپنے دل تو جاں نثار کر
اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خصوصاً اور حضرت صاحبزادوں اور جملہ لواحقین و متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کی روح کو اپنے قرب امتیازی کا مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔
احقر فضل الرحمٰن عفی عنہ
قائمقام امیر صوبائی اڑیسہ

جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ بھدرک قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کے صدمۂ جانکاہ پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے حضرت ممدوح کی ذات والا صفات عظیم برکات کی حامل تھی۔ آپ کا مقام سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد کا اہم حصہ تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے "یہ میری کشت ہیں جن پر بنا ہے"۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں ہونے کی وجہ سے اس حصہ میں مذکورہ بنا کا اہم حصہ تھے۔ آپ کی ذات مظاہر الٰہی میں سے تھی اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

کے کئی الہامات کی مورد تھی۔ آپ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر حضور کے درخشندہ گوہر یعنی کے زیر سایہ نشوونما پانے والے صاحب رؤیا و کشوف مستجاب الدعوات حضرت مسیح پاک اور حضور کے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ و سوانح پاک کو اچھوتے اور دلکش انداز میں لکھنے اور جب فاکرنے والے دعاگو اور خدا نما بزرگ تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نہ صرف صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ممبر اور عہدیدار تھے بلکہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نگران بورڈ کے صدر ہونے کی حیثیت سے بھی نہایت اہم مقام رکھتے تھے۔

آپؓ کی وفات سے نہ صرف جماعت احمدیہ میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ ایک نہایت مقدس مطہر اور عظیم المرتبت نورانی شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ اور یہ ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ جماعت احمدیہ بھدرک حسب فرمان الٰہی "اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون" کہتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے صبر کی توفیق ورضا کی طالب ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت موصوف کی جملہ برکات کو ہم میں جاری رکھے۔ اور حضرت ممدوح کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے۔ اور ہر آن آپ کے مدارج عالیہ میں ترقی عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

جماعت احمدیہ بھدرک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی دختِ کرام، حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ بیگم صاحبہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ مکرم میاں مظفر احمد صاحب سے باادب اظہار تعزیت کرتی ہے۔ اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

خاکسار سید محمد زکریا احمدی
صدر جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ پونچھ و شیندرہ

سو رخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء تقریباً گیارہ بجے دن اچانک حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی کا قادیان سے یہ حسرت ناک تار ملا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ لاہور میں رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تار کو پڑھتے ہی خاکسار کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اور بار سے صدمہ کے جسم نڈھال ہو گیا۔

بہر کیف دل خستہ کو ڈھارس دیتے ہوئے بذریعہ خطوط و زبانی پیغام دور و نزدیک کی جماعتوں تک یہ اندوہناک اطلاع پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ ۵ ستمبر کو اکثر احباب خصوصاً چارکوٹ سے میاں بشیر محمد صاحب پریذیڈنٹ۔ مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ مع عیال و اطفال بھلوتی سے مکرم حکیم محمد سعید صاحب اور اُن کے ہمراہ مکرم مرزا منور احمد صاحب معاون ناظر بیت المال و مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال موضع شیندرہ سے مکرم میاں بہادر خان صاحب و مولوی کرم دین صاحب وغیرہم تشریف لائے۔ سب دوست اس المناک خبر سے نہایت ہی نڈھال نظر آ رہے تھے۔ ۶ ستمبر کو بعد از نماز جمعہ احمدیہ بلڈنگ کے وسیع ہال میں مکرم حکیم محمد سعید صاحب نے کثیر جماعت کے ساتھ جنازہ غائبانہ پڑھایا اور طویل دعا سے مغفرت کے بعد مکرم مرزا منور احمد صاحب نے مرحوم و مغفور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی سوانح حیات پر اختصاراً روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضرت میاں صاحب کی وفات سے جماعت میں غیر معمولی خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ یہ ایسا نقصان ہے جو ناقابل تلافی ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے جماعت کے لئے بہتر سامان پیدا فرمائے۔ اور حضرت مرحوم و مغفور کے فرمودات و ارشادات پر ہر فرد احمدی کو عمل کی توفیق دے۔

اس کے بعد قرار پایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمات بابرکت میں ایک تعزیتی عرضداشت گزارش کی جاوے کہ ہم جملہ احمدیان ضلع پونچھ آنحضور کے اس صدمہ جانکاہ میں برابر کے شریک ہیں۔ اور بدرگاہ ایزدی متمنی و ملتجی ہیں کہ آنحضور مع دیگر افراد خاندان مسیح موعودؑ کو خدا تعالےٰ اس ناقابل تلافی صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور مرحوم و مغفور حضرت میاں صاحب کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ علیین کا مقام عطا فرمادے۔ آمین۔

خاکسار
(نواب) محمد صدیق فاتی صدر جماعت احمدیہ
پونچھ و شیندرہ

درخواستِ دعا

مکرمی حکیم بدر الدین صاحب عامل درویش کے والد صاحب (کشمیری پاکستان) میں سخت بیمار ہیں۔ تیمارداری اور خدمت کی خاطر حکیم صاحب ان دنوں پاسپورٹ پر پاکستان گئے ہوئے ہیں۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے بیمار کو جلد شفاء عطا فرمائے اور حکیم صاحب کے تفکرات کو دور کرے۔ آمین (ایڈیٹر)

نبیوں کا چاند

(بقیہ صفحہ ۶)

درجہ کمزور ہیں خدا کی محبت اور اسلام کی خدمت کا ادعا تو موجود ہے لیکن جسم دل کا ساتھ نہیں دیتا۔ مسجدیں ویران ہو رہی ہوتی ہیں اور ہم سوئے ہوئے ہوتے ہیں یا مجالس میں گپیں ہانک رہے ہوتے ہیں اسلام پر عیسائیت اور اشتراکیت کے تابڑ توڑ حملے ہو رہے ہیں اور ہم اپنی جائیدادوں کے بنانے میں مشغول ہیں۔ اسلام اپنے زندہ ہونے کے لئے ہم سے ایک قربانی مانگتا ہے اور ہم اپنی جان کو چھپائے بیٹھے ہیں آج سب قومیں شیطان کی قیادت میں اپنے ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں صف آرا ہیں اور ہم کوتہ بین اس دنیا کی ترقی دیکھ کر ان کے رعب اور ہیبت سے کانپ رہے ہیں۔ واقعی دعا کی حضرت میاں صاحبؓ کو کیا ضرورت ہے وہ نبیوں کا چاند تو نبیوں کی گود میں چلا گیا دعا کی تو ہمیں ضرورت ہے دعا کی تو اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے ضرورت ہے جو حضرت میاں صاحبؓ کی وفات کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔

ان کی وفات توجہ دلا رہی ہے احمدی نوجوانوں کو کہ ایک عالم فوت ہو گیا ہے اس کی جگہ ایک اور عالم پیدا ہو۔ ایک منتظم چلا گیا ہے اس کی جگہ ایک اور منتظم پیدا ہو۔ ایک مفکر۔ مدبر۔ محسن۔ خلق اللہ کا حقیقی ہمدرد۔ مہربان دوست۔ شفیق ناصح۔ مجاہد اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہو گیا ہے اب ان کی جگہ پُر کرنے والے آگے بڑھیں۔ یہی زندہ قوموں کی نشانی ہے۔

اے خدا تو اس مقدس وجود کی روح پر اپنی ہزاروں ہزار رحمتیں اور فضل نازل فرما جو ایک چاند کی صورت میں اس دنیا پر طلوع ہوا تھا۔ اور اپنی چاندنی کے ٹھنڈے سایوں میں دنیا کو آرام دیتا رہا جو اپنی نرم اور لطیف شعاعوں سے تاریک کونوں کو منور کرتا رہا۔ جو غمگین دلوں کو تسلی دیتا رہا اور زخمی دلوں پر مرہم کے پھائے رکھتا رہا۔ اے خدا تو اس کی جسمانی اولاد پر بھی اپنے خاص فضل کا سایہ رکھنا! اور ان کی ہر مشکل میں ان کی رہنمائی فرمانا اور ان کی ہر ضرورت کو پورا کرنا کیونکہ سب طاقتیں تجھی کو حاصل ہیں۔

العین تدمع والقلب یحزن وما نقول الا بما یرضی بہ ربنا۔

(سیدہ داؤد احمد۔ ربوہ)

حضرت میاں صاحبؓ سے آخری ملاقات

(بقیہ صفحہ ۔۔)

احمدیت ایک ابتدائی بیج کی حیثیت سے نکل کر ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس کی شاخیں دنیا کے تمام کونوں میں پھیل چکی ہیں اور ہم نمائش کا دہ عالم میں دھکیل دیئے گئے ہیں۔ اور تمام دنیا کی نظریں ہماری طرف ہیں ہم نے اسلام کی عملی صورت کو اپنے اعمال سے دنیا کے سامنے پیش کر کے روحانی طور پر مردہ دنیا میں زندگی کی روح پھونکنی ہے۔ اور وقت ہماری کوششوں کا ایک اہم حصہ ہے۔

اس نازک وقت میں جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور جماعت حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ کی روحانی سرپرستی سے بھی محروم ہو چکی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ سمجھے کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور اس کی آواز کو تمام دنیا میں بلند کرنے کا کام مجھے ہی کرنا ہے ضرورت ہے کہ دنیا کی محبت کو اپنے اوپر سرد کرتے ہوئے ہم پورے خلوص اور یقین کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسی قسم کے جذبہ ایثار و فدائیت اور خلافت حقہ کے ساتھ وابستگی اور فرض شناسی اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ خدمت بجالائیں اور اپنے اندر باہمی ہمدردی اور اخوت و مروت کی خوبیاں پیدا کر کے اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دیں کہ درحقیقت ہم اپنے وعدہ بیعت کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں اور دینی ضروریات کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے بشاشتِ قلب سے تیار رہیں۔ اگر ہم صحیح رنگ میں حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی عقیدت اور محبت و اخلاص کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو اس کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے کہ ہم سب مل کر اپنی عملی کوشش اور جد وجہد سے اللہ کے خلاء کو پُر کرنے کی فکر کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہم سب کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور فرمائے اور ہمیں ان خوبیوں سے نوازے جو اس کی نظر میں محبوب ہوں۔ آمین یارب العالمین۔

خاکسار حمید عاجز واقفِ زندگی
۱۲/۹/۶۳

قادیان کے مقدس احمدیہ ایریا کی غیر منقولہ جائیدادوں کے متعلق حکومتِ ہند کا فیصلہ

دو لاکھ چوبیس ہزار سات سو روپے صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے پڑیں گے

از مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام ناظر امور عامہ قادیان

احباب جماعت کو علم ہے کہ احمدیہ ایریا قادیان کے بعض نکاسی مکانات کا معاملہ عرصہ چھ سال سے مرکزی وزارت بحالیات کے ساتھ زیر تصفیہ چلا آ رہا تھا۔ وزارت بحالیات کی طرف سے ان مکانات کی قیمت کا جو مطالبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے کیا جا رہا تھا وہ ان جائیدادوں کی موجودہ مارکیٹ پرائس سے ڈھائی گنا تھا۔ اور اس مطالبہ میں بڑا باغ ملحقہ بہشتی مقبرہ اور رہائشی مکان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قیمت بھی شامل کی گئی تھی۔

جماعت کی طرف سے متعدد محضر ناموں اور وزارت بحالیات کے افسران سے ملاقاتوں کے دوران میں یہ واضح کیا گیا کہ احمدیہ ایریا کے نکاسی مکانات کی زیادہ سے زیادہ جو قیمت کا جو مطالبہ حکومت کر سکتی ہے وہ قادیان کی دیگر جائیدادوں کی شرح فروخت کے مطابق محکمہ کی مطلوبہ ریزرو قیمت کا چالیس فیصدی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب وزارت بحالیات کے افسران نے خود وہاں پر اپنے انتظام کے ماتحت سینکڑوں جائیدادیں فروخت کی ہیں۔ اور انکی اوسط منظور شدہ قیمت نیلامی گویا ریزرو قیمت کا چالیس فیصدی کے قریب بنتی ہے تو محکمہ کو انجمن سے اس سے دو ڈھائی گنا زیادہ قیمت کے مطالبہ کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

دوسری بات جو جماعت کی طرف سے حکومت کے افسران کی خدمت میں پیش کی گئی وہ بڑا باغ بہشتی مقبرہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رہائشی مکان کی غیر معمولی مذہبی تقدیس کی بناء پر ان ہر دو مقامات مقدسہ کو حکومت کے عام قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دینے کا معاملہ تھا۔ جہاں تک بڑا باغ بہشتی مقبرہ کا تعلق ہے اس بارہ میں تقسیم ملک کے جلد بعد ۱۹۴۸ء میں جب پہلے اس باغ کے نکاسی قرار دیئے جانے کا سوال اُٹھا تھا تو فائننشل کمشنر صاحب پنجاب اور جناب ڈپٹی کمشنر گورداسپور ہر دو نے پوری تحقیق کر کے اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ بڑا باغ ملحقہ بہشتی مقبرہ دراصل بہشتی مقبرہ کا ہی ایک حصہ ہے۔ اور یہ بجائے نکاسی جائیداد قرار دینے اور کسی کو الاٹ کرنے کے ہمیشہ جماعت احمدیہ کے قبضہ و تصرف میں جاری رہے گا۔ اب وزارت بحالیات کی طرف سے اسے نکاسی قرار دے کر اس کی قیمت کے مطالبہ پر جماعت کی طرف سے بار بار یہ درخواست کی گئی۔ کہ بڑے باغ سے جماعت احمدیہ کی مذہبی تاریخ وابستہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر حضور کا جنازہ اسی باغ میں پڑھا گیا تھا۔ اور اس تقدس کے باعث یہ جگہ اب بھی جنازہ گاہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے یہیں پر خلافت اولیٰ کی بیعت ہوئی تھی اور اسی باغ میں ۱۹۰۵ء کے زلزلہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے خاص صحابہ کے ہمراہ ان میں کیمپ لگائے تھے۔ احمدیہ باغ اور رہائشی مکان حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نہ صرف جماعت ہائے ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے ایک غیر معمولی تقدس اور زیارت گاہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری طرف سے بار بار ان کو نکاسی قانون کی زد سے مستثنیٰ قرار دینے کی درخواست کرنی پڑی۔ مارچ ۱۹۵۸ء میں جب جماعت احمدیہ کے ایک مرکزی وفد نے جناب وزیر اعظم پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اور شری مہر چند صاحب کھنہ منسٹر بحالیات سے ملاقات کی تھی۔ تو ہر دو نے یہ یقین دلایا تھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے حقوق کے تحفظ اور انکے مذہبی جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ان مقامات مقدسہ کے متعلق ہمدردانہ فیصلہ کریں گے۔

محکمہ بحالیات کے ساتھ سالہا سال کی ایک طویل خط و کتابت کے باوجود مکانات احمدیہ ایریا کی واجبی قیمتوں کا تصفیہ اور بڑا باغ و رہائشی مکانات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استثنیٰ کا معاملہ معرضِ التواء میں پڑا رہا۔ جون ۱۹۶۳ء میں یکلخت ایک ماہ کے اندر اندر پونے آٹھ لاکھ روپے کی ادائیگی کا نوٹس موصول ہوا اور بصورت عدم ادائیگی قادیان کے مقدس احمدیہ ایریا کے جملہ مکانات کو محکمہ کی طرف سے بذریعہ عام نیلامی فروخت کئے جانے کی وارننگ دی گئی۔ اس نوٹس میں حکومت نے اپنے ابتدائی مطالبہ کے مطابق احمدیہ ایریا کی اصل سے ڈھائی گنا زیادہ ریزرو قیمت اور بڑا باغ اور الدار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جس میں بیت الدعا، بیت الفکر، پیدائش کمرہ، کمرہ چلہ کشی) کی قیمت بھی شامل رکھی۔

مرکز قادیان کے متعلق ایسے نوٹس پر نہ صرف صدر انجمن احمدیہ قادیان اور جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے انتہائی تشویش اور پریشانی کا پیدا ہو جانا ناگزیر تھا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے مرکزی حکومت کے اعلیٰ افسران اور وزیر صاحب محکمہ متعلقہ اور جناب وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں محکمہ بحالیات کے اس غیر منصفانہ نوٹس کے خلاف پروٹسٹ بھجوائے گئے۔ اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور بعض بیرونی ممالک کی جماعتوں نے بھی حکومت کو اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی اور ہمدردانہ توجہ کے لئے ریزولیوشن بھجوائے۔ اسی دوران میں جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہمارے ایک مرکزی وفد جس میں مکرم مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ، مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و مکرم نواب غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ آف حیدر آباد و مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار آزاد نوجوان مدراس شامل تھے نے جناب وزیر بحالیات اور بعض دیگر مرکزی وزراء سے ملاقات کی۔ جسکے نتیجہ میں وزارت بحالیات نے اپنے محکمہ کے افسران کی رپورٹوں کی بناء پر اس حد تک اتفاق کر لیا۔ کہ بجائے ڈھائی گنا قیمت ریزرو پرائس کے جائیدادوں کی اصل مارکیٹ قیمت کے مطابق ریزرو قیمت کا چالیس فیصدی جماعت سے وصول کیا جائے جس کی رُو سے وزارت بحالیات کا مطالبہ ۲۲۴۷۰۰ روپے بنتا ہے۔

جناب وزیر بحالیات نے ملاقات کے دوران میں اگرچہ بڑا باغ بہشتی مقبرہ کی قیمت کو محکمہ کے مطالبہ سے کم کرانے کا وعدہ بھی فرمایا تھا۔ اسی طرح وزارت بحالیات نے اپنے خط مورخہ ۶ جون ۱۹۶۲ء میں یہ تحریر کیا تھا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے رہائشی مکان کی قیمت کو مطالبہ میں شامل نہیں کیا۔ لیکن اس بات کا نہایت افسوس کے ساتھ اظہار کیا جاتا ہے کہ وزارت بحالیات نے اب ان ہر دو مطالبات کو رد کر دیا ہے جس کی وجہ سے مقدس احمدیہ ایریا کے تحفظ کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اب حکومت کے کل مطالبہ یعنی ۲۲۴۷۰۰ روپے کی ادائیگی کی ذمہ داری کو قبول کر لیا ہے۔ گو انجمن کی مالی حالت اس خطیر رقم کی ادائیگی کی ہرگز متحمل نہیں ہے چنانچہ اس کی پہلی قسط مبلغ ۴۴۹۴۰ روپے مورخہ ۔۔ ستمبر کو وقتی طور پر قرضہ لے کر ادائیگی کر دی گئی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگرچہ وزارت بحالیات کے موجودہ فیصلہ سے "الدار" اور "بڑا باغ" بہشتی مقبرہ کی قیمت کی چند ہزار روپے کی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرنی پڑے گی مگر جماعت احمدیہ کے اس وقتی رنج اور غم میں بھی شاید کوئی خدائی مصلحت مخفی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان ہر دو جائیدادوں کے لئے جماعت احمدیہ کو حکومت کے احسان سے بچانا چاہتا ہو۔

چونکہ اس اہم معاملہ کے متعلق جماعت احمدیہ کے تمام مخلصین کو تشویش ہے اور اکثر جماعتوں اور احباب کی طرف سے اس بارہ میں فیصلہ معلوم کرنے کے خطوط آتے رہے ہیں۔ اسلئے جہاں اس نوٹ کے ذریعہ سے انہیں صورت حالات سے اطلاع دی جاری ہے وہاں میں دوستوں کو اس طرف بھی توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح پہلے ہر ابتلاء کے موقعہ پر جماعت مومنانہ ثابت قدمی اور قربانی اور اخلاص و ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی رہی ہے۔ اسی طرح اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس ابتلاء اور قومی ضرورت کے موقعہ پر بھی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیگی۔ ہماری یہ خواہش اور کوشش ہے کہ کل واجب رقم کی ادائیگی چند ماہ کے اندر اندر کر کے احمدیہ ایریا کے جملہ مکانات کے مالکانہ حقوق کے سرٹیفکیٹ حکومت سے جلد از جلد حاصل کر لئے جائیں۔ خواہ صدر انجمن احمدیہ کو قرضہ حاصل کر کے ہی اسکی جلد ادائیگی کیوں نہ کرنی پڑے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اس غرض کے لئے دفتر محاسب قادیان میں ایک امانت بنام "برائے ادائیگی قیمت مکانات احمدیہ محلہ" کھلوا دی ہے۔ جس قدر رقم دوست اپنی خوشی سے اس خاص مقصد کے لئے بھجوانا چاہیں۔ وہ براہِ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال کر کے اس کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھی کر دیں۔ نیز اس تحریک میں طوعی چندہ دینے کے علاوہ جو دوست ڈیڑھ دو سال کے لئے انجمن کو اس غرض کے لئے قرض حسنہ بھی دے سکیں۔ وہ بھی تعاون فرمائیں۔ نیز تمام دوستوں کو چاہیے کہ خاص طور پر دعائیں بھی فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے ایسے ذرائع مہیا فرمائے۔ کہ ہم حکومت سے کئے گئے وعدہ کو مقررہ وقت سے قبل پورا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

تعمیر مدرسہ احمدیہ کیلئے مزید پچیس ۲۵ ہزار روپیہ کی ضرورت

قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے تعمیر مدرسہ احمدیہ قادیان کے سلسلہ میں چند ایسے مخیر احباب کی خدمت میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ ہو کم از کم ایک کمرہ کے اخراجات مبلغ ۵ ہزار روپیہ ادا کریں۔ تاکہ اس خرچ کا بوجھ صرف چند صاحب حیثیت افراد تک محدود رہے۔

چنانچہ اس بابرکت تحریک میں اب تک جماعت کے پانچ مخلص دوستوں کو حصہ لینے کی توفیق ملی۔ گویا کہ مبلغ ۵۰۰۰۰/- روپے کی ضرورت کے مقابل پر صرف ۲۵۰۰۰/- روپے کا انتظام ہو سکا ہے۔ چونکہ ابھی مدرسہ احمدیہ کا کام نامکمل ہے۔ اور اس کے لئے مزید ۲۵۰۰۰/- روپے کے خرچ کی ضرورت باقی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ سے جہاں جماعت کے ایسے صاحب حیثیت مخیر احباب کو ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ خدا کی عطا کردہ توفیق کے مطابق مدرسہ احمدیہ کی تاریخی اور مستقل ضرورت کے لئے ایک کمرہ کا خرچ برداشت کرنے کے لئے انشراح صدر سے وعدہ کریں۔ وہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حالیہ فیصلہ کے مطابق جن ایسے احباب جو باوجود خواہش کے ایک کمرہ کی پوری رقم ادا کرنے کی طاقت نہیں پاتے اُن کو بھی اس تحریک میں شامل کرتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اس صدقہ جاریہ کے ثواب میں شامل ہوں۔ ایسی جماعتیں یا ایک خاندان کے افراد اگر مل کر کم از کم ۵۰۰/- روپے اس تحریک میں ادا کریں گے تو اس جماعت یا خاندان یا اُن افراد کے نام سنگ مرمر کی پلیٹ پر بطور مستقل یادگار کے اور دعا کے اسکول کی بلڈنگ پر کندہ کروائے جائیں گے۔

امید ہے کہ اس کام کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر احباب جماعت اپنی حیثیت اور خدا تعالیٰ کے فضل کے مطابق اس تحریک میں حصہ لے کر مرکز سے تعاون فرمائیں گے اور عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ قبل کیرالہ کے بعض عہدیداران کی طرف سے مرکزی قواعد کی لاعلمی کی بناء پر اپنے صوبہ میں پریس کے قیام کے لئے جماعتوں سے چندہ کی تحریک شروع کی تھی۔ لیکن اُن کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں یہ درخواست پہنچ گئی کہ وہاں کے پریس کی ضرورت کے پیش نظر انہیں ایسا چندہ جمع کرنے کی تحریک کی ——— اجازت دی جائے۔

کیونکہ ابھی ریزولیوشن نمبر ۱ کی مرکزی تحریک نا قابل تکمیل ہے۔ اور چندہ تعمیر بلڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان کے لئے بھی معتد بہ رقم کا انتظام ہونا باقی ہے۔ نیز حال ہی میں احمدیہ ایریا کے مکانات کی قیمت کے طور پر ۔۔۔ روپے کی رقم وزارت بحالیات کو ادا کی جانی ہے۔ جس کے لئے ہندوستان کے احمدی احباب اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ذرائع بظاہر متحمل نہیں ہیں۔

لہٰذا مندرجہ بالا حالات میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مرکزی ناگزیر ضروریات کے پیش نظر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ کیرالہ پریس کی تحریک کے لئے چندہ کی تحریک کی فی الحال اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۔۔۔ کی اطلاع صدر پریس کمیٹی کیرالہ جماعت کے دیگر عہدیداران اور مبلغین انچارج کو بھجوائی جا چکی ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

اعلان نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۶۳ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک قادیان میں عزیزہ صادقہ بیگم بنت مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مدراس کا نکاح مبلغ گیارہ سو روپے حق مہر پر عزیزم نثار احمد صاحب ولد عبدالحق صاحب ساکن ۔۔۔ کے ساتھ پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

[illegible] ایڈیٹر بدر قادیان

حصہ جائیداد

اخبار بدر کی گزشتہ چند اشاعتوں میں نظارت ہذا کی طرف سے یہ تحریک کی جاتی رہی ہے کہ جماعت کے صاحب جائیداد موصی احباب اگر اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کر دیں تو اس سے جہاں ایک طرف مرکز کی مالی مشکلات میں کمی ہوگی اور سلسلہ کے ضروری کاموں کی تکمیل ہوگی وہاں موصی احباب اپنی زندگی میں ایک اہم ذمہ داری سے سبکدوش ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں گے۔

چنانچہ نظارت ہذا کی اس تحریک پر جماعت کے کئی مخلص موصی احباب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حصہ جائیداد کی رقوم ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جن کے ناموں کی فہرست بمع مرسلہ رقوم قبل ازیں اخبار بدر میں شائع کی جا چکی ہے۔

ابھی جماعت ہائے احمدیہ کے متعدد ایسے صاحب جائیداد موصی احباب ہیں جن کی طرف سے مرکز کی ایسی تحریک کے عملی جواب کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ موصی صاحبان جلد از جلد توجہ فرما کر حصہ جائیداد کی مدیں رقوم بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے اور عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

مسجد مبارک اور مہمان خانہ کی اہم ضرورت
سے متعلق ایک ضروری اعلان

اخبار بدر کی گذشتہ اشاعت میں مسجد مبارک اور مہمان خانہ کی ایک اہم ضرورت کے زیر عنوان نظارت ہذا کی جانب سے ایک اعلان شائع کیا گیا تھا جس میں جماعتہائے ہندوستان کے مخیر و صاحب ثروت احباب کی خدمت میں دس عدد پنکھوں کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر سید جعفر حسین صاحب سرسی پور (یو۔پی) نے ایک عدد پنکھے کی قیمت اور کلکتہ کے ایک مخیر اور مخلص دوست نے تمام پنکھوں کی قیمت ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر بعض دوسرے احباب اس عرصہ میں اپنا وعدہ یا رقم ارسال فرما چکے ہوں وہ تو اُن کی طرف سے سمجھا جائے گا ۔۔۔ پرانے پنکھوں کو نئے پنکھوں سے بدل دیا جائے گا۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

نوٹ:- یہ تقرر ۳۰؍۶؍۶۵ تک کے لئے ہوگا۔

حیدر آباد (آندھرا)

۱۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب (آف چنتہ کنٹہ) احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدر آباد — امیر (حیدرآباد و سکندرآباد)
۲۔ مکرم سیٹھ احمد حسین صاحب مومن منزل حیدرآباد — نائب امیر
۳۔ مکرم میر احمد صادق صاحب ایم۔اے — جنرل سیکرٹری

اڑیسہ پراونشل

۔ مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فضل منزل خوردہ — قائمقام امیر

بہار پراونشل

۔ مکرم سید محمد سلیمان صاحب 3/4 لورکس روڈ سید گھوڑا جمشید پور۔ امیر۔

کالیکٹ ۔ (کیرالہ)

۔ مکرم کے۔ پی۔ نسل صاحب انجمن احمدیہ سلک سٹریٹ کالیکٹ کیرالہ — سیکرٹری مال

سندباری (کشمیر)

۔ مکرم ماسٹر ولی محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ۔۔۔ اننت ناگ — سیکرٹری مال

ناظر اعلیٰ قادیان